ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ

اسباق کی مکمل منصوبہ بندی

اسلامیات

رہنما برائے اساتذہ

دوسری جماعت کے لیے

ایڈریس: F-77 بلاک-B نارتھ ناظم آباد، کراچی۔ فون : 021-36624151,36626236 ای میل: contact@eri.edu.pk ویب سائٹ: www.eri.edu.pk

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اوّل

محترم اساتذہ کرام،

السلام علیکم و رحمته الله و بر کاته

ایجوکیشنل ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی جانب سے القرآن سیریز کی کتب کی تدریس کو موثر، آسان اور دلچسپ بنانے کے لئے "راہ نما برائے استاد "ترتیب دے دی گئی ہے۔جس کی مدد سے اساتذہ نصاب کی تدریس جدید اسلوب کے مطابق اس طرح کرنے کے قابل ہوسکیں گے کہ القرآن سیریز میں دیئے گئے مواد کو دل نشین انداز میں کمرہ جماعت میں لاسکیں خاص طور پر اسباق کی منصوبہ بندی کی مزید وضاحت کے لئے علیحدہ دیئے گئے وضاحتی نکات، مشقی سوالات کے جوابات اور گروپ ڈسکشن کے ممکنہ نکات کو اس طرح ضبطِ تحریر میں لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اساتذہ دوران تدریس کسی الجھاؤ کا شکار بھی نہ ہوں اور طلبہ کے ذہنوں میں آنے والے سوالات کو بھی واضح کرتے چلیں۔

ان اسباق کی تدریس کے لئے متنوع طریقے دیئے گئے ہیں تاکہ (اساتذہ اور) طلبہ یکسانیت سے اکتا کر جمود کا شکار نہ ہوں اور کمرہ جماعت میں جمود کے بجائے بیداری اور حرکت کا ماحول بن سکے۔امید کی جاتی ہے یہ راہ نما درج بالا تمام نکات کے حصول کے ساتھ ساتھ طلبہ کے دلوں میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی محبت اور اسلام کی ہمہ گیریت کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی زندگیوں میں اسلامی اصولوں کی پاسداری رکھنے میں بھی موثر مددگار ثابت ہوگی۔انشاءاللہ

القرآن سیریز کا تعارف

اسلامیات کی روایتی نصابی کتب عموماً خشک ،مشکل زبان سے آراستہ اور بھاری اصطلاحات سے بوجھل ہیں جو طلبہ کو عملی زندگی سے کاٹ کر ایک ماورائی دنیا میں لے جاتی ہیں۔ القرآن سیریز لکھنے کا مقصد طلباء کو دلچسپ اور آسان انداز میں دین کا علم دینا ہے تا کہ ان میں دین کی سمجھ پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ عمل کا شوق اور اسلام کی برتری کا احساس پیدا ہو۔

القرآن سیریز کی نصابی کتب میں اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھا گیا ہے۔

۱۔ انداز تحریر:

ان کتب کے انداز تحریر کو سہل اور دلچسپ رکھا گیا ہے تا کہ شوق سے پڑھیں اور آسانی سے سمجھ کر عمل کے لئے آمادہ ہوسکیں

۲۔ زبان:

ان کتب کی زبان کو مشکل، بوجھل اور نا مانوس الفاظ سے اجتناب کرتے ہوئے حتی الامکان آسان اور عام فہم اور طلباء کی ذہنی سطح کے مطابق رکھا گیا ہے۔

۳۔ متوازن نصاب:

ان کتب کے نصاب رکھتے ہوئے اس میں قرآن، حدیث، فقہ، سیرت نبوی ﷺ تاریخ اسلام اور عربی کو شامل کیا گیا ہے پہلی سے آٹھویں کی کتاب تک ان تمام سلسلوں کو ایک تدریج کے ساتھ بڑھاتے ہوئے تفصیل اور گہرائی کا زیادہ سے زیادہ احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے

۴۔ بنیادی نظریات:

اسلام کے بنیادی نظریات کی بے حد عام فہم اور آسان انداز میں وضاحت کی گئی ہے تا کہ نظریات کی درستگی اس کی پختگی کا بھی باعث ہو۔

۵۔ حقیقی زندگی سے قریب:

کتب کو زیادہ موثر بنانے کے لئے حقیقی زندگی سے قریب تر مثالیں دی گئی ہیں تا کہ طلباء میں ان کتب کو پڑھنے کے بعد اپنی زندگی میں مشاہدہ کر کے بہتر طریقہ سے فہم حاصل کرنے اور عمل کرنے کا شوق ابھر سکے۔

۶۔ بنیادی ماخذ:

اسلام کو روایات کے بجائے اس کے بنیادی ماخذ یعنی قرآن و حدیث سے سیکھنے کی تربیت کے لئے قرآنی آیات و احادیث شامل کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر غور و فکر کی ترغیب بھی دی گئی ہے۔

۷۔ دلچسپ مہارتی سرگرمیاں:

طلبہ کی بنیادی مہارتوں مثلاً مشاہدہ ، شناخت کرنا، اخذ کرنا ،فہم ، انطباق ، تجزیہ اور غور و فکر وغیرہ کی نشونما کے لئے دلچسپ مہارتی سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں۔

۸۔ عملی ترغیب:

کتب میں دیئے گئے علم کو طلبہ کے سیرت و کردار کا حصہ بنانے کے لئے عملی ترغیب موثر اور بھرپور انداز میں دی گئی ہے۔

۹۔ فقہ کو حقیقی زندگی سے جوڑنے کے لئے:

فقہ کو قانونی انداز کے بجائے عام فہم زبان اور عملی انداز میں لکھا گیا ہے تا کہ طلباء کے لئے سمجھنا اور اس پر عمل کرنا آسان ہو جائے۔

۱۰۔ عربی سے واقفیت:

اسلام کے فہم میں عربی زبان کی اہمیت مسلمہ ہے۔عربی زبان سے واقفیت پیدا کرنے اور عربی کے مشکل ہونے کا تصور ختم کرنے کے لئے ابتداء ہی سے قرآنی آیات واحادیث کا عربی شامل کر کے انہیں حفظ اور ان کا لفظی اور رواں ترجمہ کرانے اور خوشخط لکھنے کی مشق کا اہتمام کیا گیا ہے۔

۱۱۔ تدریسی تجربے کا نچوڑ:

ان کتب کے مواد کو بارہا کمرہ جماعت میں آزمانے اور مکمل تدریسی مراحل سے گزارنے کے بعد تحریری شکل دی گئی ہے

۱۲۔ آئندہ جماعتوں میں آسانی:

ان کتب کو پڑھنے کے بعد طالب علم کے لئے ثانوی تعلیمی بورڈ کا مرتب کیا ہوا نصاب پڑھنا اور پرچہ سوالات حل کرنا آسان ہو جاتا ہے

۔

تجاویز برائے تدریس

اس رہنما سے بہتر طور پر استفادہ کے لئے ان تجاویز وہدایات پر عمل مفید ہوگا۔

۱۔ اساتذہ سے گزارش ہے کہ کلاس میں جانے سے پہلے سبق کی تیاری Lesson Planning ضرور کرلیں تا کہ تمام نکات اور مراحل ان کے سامنے واضح ہوں اور بہتر نتائج حاصل کئے جاسکیں۔

۲۔ یکساں طریقہ تدریس، تدریس کے عمل کو غیر موثر بنا دیتا ہے لہٰذا کوشش کی گئی ہے کہ ہر سبق میں طریقہ تدریس کو کچھ تبدیل کیا جائے۔

۳۔ رہنما میں مذکورہ طریقہ ہائے تدریس کی وضاحت آسان انداز میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اگر ان پر صرف سرسری نظر ڈال کر نہ گزارا جائے تو ان کو کوئی تدریسی کورس کیے بغیر سمجھا جاسکتا ہے۔

۴۔ ہر سبق کی منصوبہ بندی تین یا چار پریڈز کے لئے کی گئی ہے۔اساتذہ اس منصوبہ بندی کو دستیاب وقت اور دنوں کے لحاظ سے کمی یا اضافہ کر سکتے ہیں۔

۵۔ مشق میں دیا گیا تمام تحریری کام سبق کے اختتام پر نہ کرایا جائے بلکہ سبق کے جس حصے کی وضاحت ہو جائے مشق میں شامل اس سے متعلق سوالات اسی وقت کرالئے جائیں۔ یہ طریقہ زیادہ موثر رہے گا۔

۶۔ اس کتاب میں تحریری کام کے تحت سوالات کے جوابات دیئے گئے ہیں جو صرف اساتذہ کی سہولت کے لئے ہیں۔امید ہے کہ اساتذہ طلبہ کو یہ جوابات لکھنے کے بجائے ان کو خود حل کرنے کا موقع دیں گے تا کہ ان کی مہارتوں کے نشونما پانے میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

۷۔ اس کتاب میں کئی مقامات پر آیات واحادیث سے متعلق چند سوالات دیئے گئے ہیں اس کا مقصد طلبہ کی غور وفکر اور فہم کی صلاحیتوں کو نشونما دینا ہے۔ یہ طلبہ کو خود کرنے دیں اور اگر ان کو زیادہ دقت محسوس ہو تو ان سوالات پر کلاس میں تبادلہ خیال کرلیا جائے پھر انشاءاللہ طلبہ اس کو خود کرسکیں گے۔

۸۔ ہر سبق میں قرآنی آیات و احادیث کو عربی متن کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اور ان کو مشق میں بھی شامل رکھا گیا ہے تاکہ طلباء میں دین کو اس کے بنیادی ماخذ سے سیکھنے کا رجحان پیدا ہو اور عربی زبان سے آشنائی ہو۔ یہ آیات و احادیث کلاس میں آویزاں کی جائیں۔ طلباء ان کو کاپیوں میں لکھیں ان کا لفظی اور رواں ترجمہ کریں۔

۹۔ طالبات کے قرآنی آیات لکھنے کے سلسلے میں فقہ میں تدریسی مقاصد کے لئے دی گئی نرمی کو اختیار کرتے ہوئے آیات کو لکھوایا جائے طالبات پر بھی اس بات کو واضح کر دیا جائے۔

۱۰۔ جو آیات او احادیث حفظ کرنے کے لئے ہیں ان کو یاد کروانے پر توجہ دی جائے۔ ان کا یاد کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔ اس طرح طلباء کو قرآن و احادیث یاد کرنے کی عادت ہوگی جو مسلمان کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہے اور آئندہ بڑی کلاسوں کے امتحان میں مددگار ثابت ہوگا۔

۱۱۔ فقہ سے متعلقہ اسباق کے بعد چند فرضی مگر عملی زندگی سے قریب مسائل دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں اساتذہ کی ہنمائی کے لئے ان کے جوابات دیئے گئے ہیں مگر اساتذہ یہ مسائل طلباء کو خود حل کرنے دیں تاکہ ان میں عملی انطباق کی صلاحیت پیدا ہو۔ اگر طلباء نہ کر سکیں تو کلاس میں یہ سوال زبانی پوچھے جائیں اور طلباء سے درست جواب حاصل کرنے کے بعد سبق کے متعلقہ جملے کی طرف توجہ دلائی اور اس کی وجہ بتائی جائے۔ انشاء اللہ طلباء سبق پڑھ کر خود مسائل کا حل تلاش کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔

۱۲۔ تحقیقی کام کے تحت قرآن پاک یا دیگر کتب سے کچھ مواد جمع کرنے کا کام دیا گیا ہے۔ اس سے طلباء کی جستجو میں اضافہ اور تحقیق کرنے کی تربیت مقصود ہے۔ قرآن پاک کے سلسلے میں طلباء کو دقت محسوس ہو تو ان کو سورۃ کا نام بتا دیا جائے۔ دیگر تحقیقی کام کے لئے طلباء کو اسکول لائبریری سے کتب فراہم کی جائیں۔

اگر یہ ممکن نہ ہو تو طلباء کو کسی اور ذریعہ سے کتب حاصل کرنے یا چند طلباء کو یہ کتب خریدنے کی ہدایت کی جائے۔ اگر پوری کلاس میں پانچ چھ کتب بھی دستیاب ہو سکیں تو طلباء کتب کا تبادلہ کر کے کام کر لیں اور اگر ایک یا دو کتب ہی مل سکیں تو اس میں سے متعلقہ حصہ پڑھ کر سنا دیا جائے تاکہ سب اپنے الفاظ میں لکھ لیں۔

۱۳۔ تحقیقی کام مشقی کام سے علیحدہ ہے اس لئے تحقیقی کام سبق کی ابتداء ہی میں کرنے کے لئے دے دیا جائے اور اس کام کے لئے ایک ہفتے کا وقت دیا جائے۔

۱۴۔ ہر سبق میں گروپ ڈسکشن دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد طلباء میں آپس میں تبادلہ خیال کر کے کسی نتیجہ پر پہنچنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ اسی وجہ سے ان کے موضوعات غور و فکر کے حامل ہیں۔ ذیل میں گروپ ڈسکشن کا طریقہ کار دیا گیا ہے۔

☆ چار چار طلبہ کے گروپ بنا دیئے جائیں۔

☆ ہر گروپ کو ایک نمبر دیا جائے۔

☆ طلبہ کو تبادلہ خیال کر کے لکھنے کے لئے 10 سے 15 منٹ یا کوئی متعین وقت دیں۔

☆ اس دوران معلم صرف جائزہ لے اور اس بات پر نظر رکھے کہ گروپ کے تمام لوگوں کو کام کرنے کا یکساں موقع مل رہا ہے یا نہیں۔

☆ وقت پورا ہوتے ہی ان کو روک دیا جائے اور سب معلم کی جانب متوجہ ہو جائیں۔

☆ ہر گروپ سے ایک طالب علم کھڑا ہو کر اپنے گروپ کے نکات باری باری بتائے یا طلبہ کو کاپی پر جواب لکھنے کا وقت تقریباً 5 سے 10 منٹ دیا کی جائے۔

☆ اس طرح ہر گروپ کے تمام طلبہ کا جواب یکساں ہوگا۔

بار بار کے تجربے سے گروپ ڈسکشن بہت نظم وضبط کے ساتھ اور تیزی سے ہونے لگے گا اور اساتذہ طلبہ دونوں اس کے فوائد کو محسوس کریں گے۔

۱۵۔ معلوماتی جال دراصل کسی بھی موضوع کی تمام تر تفصیلات کو ایک نظر میں واضح کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

☆ جال کو بنانے کیلئے معلومات کو جال کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے جس میں موضوع کا نام نکات میں لکھ کر نکات کی شاخیں در شاخیں نکال دی جاتی ہیں۔

۱۶۔ سمعی وبصری تدریسی سرگرمیاں سیکھنے کے عمل کو آسان اور موثر بناتی ہیں لہٰذا ان کو حتی الامکان تدریسی عمل میں شامل رکھا جائے۔

۱۷۔ حوالہ جاتی کتب اساتذہ کے لئے سبق کی تیاری میں معاون ومددگار رہوتی ہیں لہٰذا حتیٰ الامکان ان سے استفادہ کرنے کی کوشش کی جائے۔

۱۸۔ بلند خوانی اسلامیات کے مضمون کے لئے موثر نہیں ہے لہٰذا اس سے اجتناب کیا جائے۔

۱۹۔ یہ رہنما حرف آخر نہیں ہے لہٰذا اس پر من وعن عمل ضروری نہیں ہے اس سے رہنمائی ضرور لی جائے۔ البتہ اساتذہ اگر اس سے بہتر طریقے اختیار کرسکیں تو ضرور کوشش کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

صفحہ نمبر	عنوان	باب نمبر
۸	قرآنی سورتیں	۱۔
۱۴	اللہ تعالیٰ کے پیارے نام	۲۔
۱۵	ہمارے پیارے نبی ﷺ	۳۔
۱۶	واقعہ معراج	۴۔
۱۷	احادیث	۵۔
۱۹	اذان سننے کے آداب	۶۔
۲۰	وضو	۷۔
۲۰	نماز	۸۔
۲۲	اسلامی مہینے	۹۔
۲۲	رمضان المبارک	۱۰۔
۲۳	حج	۱۱۔
۲۴	فرشتے اوران کے کام	۱۲۔
۲۵	اچھی عادتیں، پرسکون گھر	۱۳۔
۲۶	حضرات ابراہیمؑ	۱۴۔
۲۹	حضرت موسیٰؑ	۱۵۔

اسلامیات II

محترم اساتذہ کرام

اسلامیات کی کتاب میں ابتداء میں سورتیں، احادیث اور دعائیں دی گئی ہیں۔ بچوں کو یہ حفظ کروانے والا سلیبس اگر دوران سال دو میقات کے مطابق تقسیم کر دیا جائے تو بچے طویل یکسانیت سے بچ جائیں گے۔ مجوزہ تقسیم ذیل میں دی گئی ہے۔

میقات اول:

سورۃ الفیل

سورۃ القریش

سورۃ اللھب

ابتدائی چار احادیث مع ترجمہ

میقات دوم:

سورۃ الماعون

سورۃ التکاثر

سورۃ القدر

بعد کی چار احادیث مع ترجمہ

قرآنی سورتیں

سورۃ اللھب

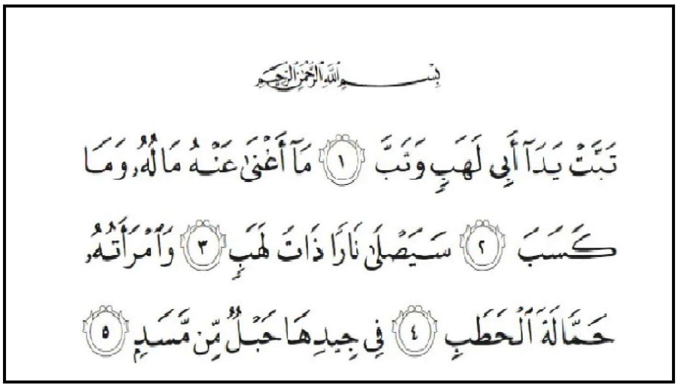
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴿١﴾ مَآ أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُۥ وَمَا كَسَبَ ﴿٢﴾ سَيَصْلَىٰ نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿٣﴾ وَٱمْرَأَتُهُۥ حَمَّالَةَ ٱلْحَطَبِ ﴿٤﴾ فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍۭ ﴿٥﴾

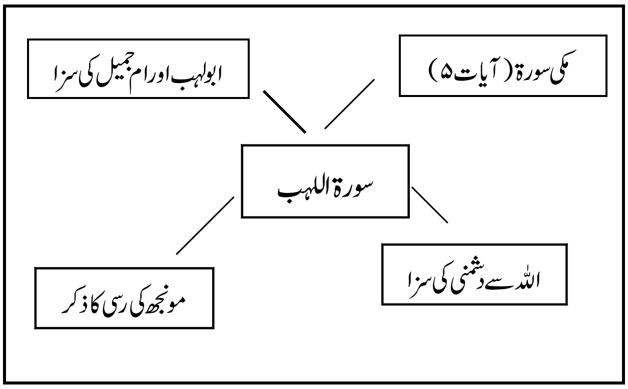

پہلا دن: دورانیہ:۳۰ منٹ

مقاصد: ☆ سورۃ اللھب کے پس منظراور اہمیت کوواضح کرنا۔

☆ سورۃ اللھب کوحفظ کروانا

طریقہ تدریس:

چارٹ/فلیش کارڈز پرخوبصورتی سے سورۃ اللھب کے پس منظراور اہمیت کوواضح کریں مثلاً اس سورۃ کا نام سورۃ اللھب ہے۔ابولھب حضورﷺ کا سگا چچا تھا لیکن چچا ہونے کے باوجود وہ حضورﷺ کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ابولھب آپﷺ کا ہمسایہ تھا۔اوراس کی بیوی آپ کوکبھی چین نہ لینے دیتے۔آپﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے توکبھی یہ لوگ آپﷺ پربکری کی اوجھری پھینک دیتے۔کبھی صحن میں کھانا پک رہا ہوتا توہنڈیا پرغلاظت پھینکتے۔ابولھب کی بیوی ام جمیل بھی ایسی ہی مغرورتھی۔وہ راتوں کوگھر کے باہر کانٹے دار جھاڑیاں رکھ دیتی تاکہ آپﷺ کو یا آپﷺ کے بچوں کوکانٹے چبھ جائیں۔اسی طرح جب آپﷺ لوگوں کواسلام کی دعوت دیتے توابولھب آپﷺ پرپتھر برساتا اور آپﷺ کوبرا بھلا کہتا۔لوگ جب آپﷺ کے چچا کے منہ سے یہ باتیں سنتے توشک میں پڑ جاتے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ نازل کی اورلوگوں کومعلوم ہوگیا کہ یہ شخص حضورﷺ کی دشمنی میں دیوانا ہورہا ہے۔پھروہ اس کا اعتبار نہ کرتے تھے۔

جماعت کا کام: سورۃ اللھب پڑھائی جائے (بچے کورس کی صورت میں تین چارمرتبہ پڑھیں)

تفویض کار: سورۃ اللھب یادکریں۔

دوسرا دن: دورانیہ:۳۰ منٹ

طریقہ تدریس:

☆ سورۃ اللھب مختلف بچوں سے پڑھوائی جائے۔

☆ سورۃ اللھب کے متعلق دی گئی معلومات سے سوالات کئے جائیں مثلاً ابولھب کون تھا؟ اس کی بیوی کون تھی؟ وہ حضورﷺ سے اسلام دشمنی میں کیا کیا کرتا تھا؟ وغیرہ وغیرہ

جماعت کا کام: ☆ سورۃ اللھب کی دہرائی کرائی جائے۔

☆ سورۃ اللھب خوشخط لکھیں۔

☆ سورۃ اللھب یادکریں۔

<u>سورۃ الماعون</u>

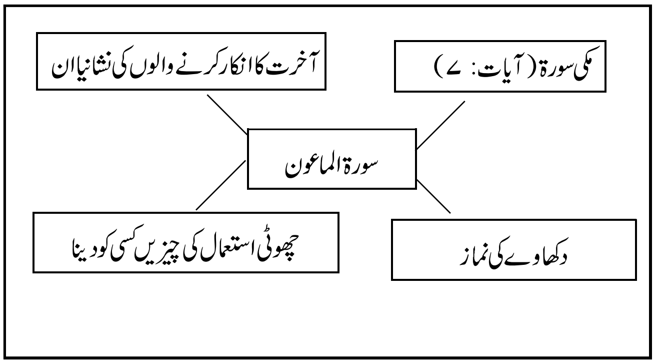

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: ☆ سورۃ الماعون کو حفظ کروانا ہے۔

☆ سورۃ الماعون کی اہمیت کو واضح کرنا۔

طریقہ تدریس:

فلیش کارڈز/ چارٹ پر سورۃ الماعون لکھ کر تلاوت کرائی جائے۔

گفتگو کے ذریعے سورۃ الماعون کا پس منظر واضح کیا جائے مثلاً یہ سورۃ اس زمانے میں نازل ہوئی جب مدینے میں کچھ ایسے لوگ بھی مسلمانوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے جو دل میں تو مسلمانوں اور اسلام سے نفرت کرتے مگر اوپر سے دکھانے کے لئے دکھاوے کی نمازیں (مسلمانوں کی طرح پڑھتے)، مسجد جاتے۔

اس کے علاوہ اس سورۃ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ مرنے کے بعد زندہ ہونے اور روزِ آخرت اعمال کے حساب کتاب ہونے پر یقین نہیں رکھتے وہ کیسے ہوتے ہیں۔ ان کا اخلاق کیسا ہوتا ہے۔ وہ نہ تو یتیموں پر رحم کرتے ہیں اور نہ مسکینوں (غریبوں) کی مدد کرتے ہیں حتیٰ کہ معمولی چیزیں دوسروں کو دینے سے بھی ان کو تکلیف ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

جماعت کا کام: سورۃ اللھب کی پڑھائی کروائی جائے (کورس کی صورت میں تین چار بار پڑھائی جائے)

تفویض کار: سورۃ الماعون یاد کریں۔

نوٹ: دوسرے دن سورۃ اللھب کی طرح سورۃ الماعون اور دیگر سورتوں کو بھی اسی طرح پڑھایا جائے۔

<u>سورۃ القریش</u>

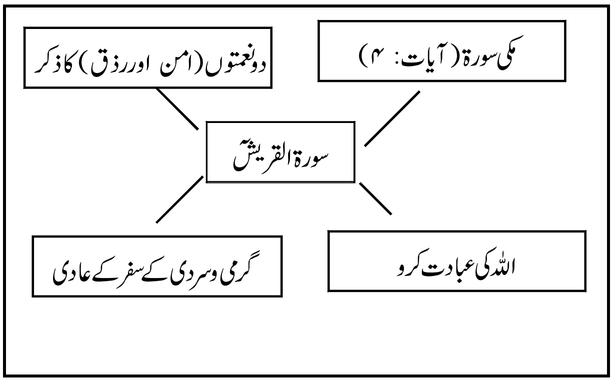

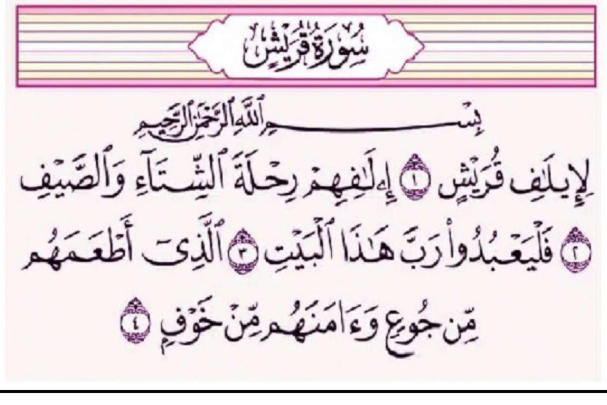

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: ☆ سورۃ القریش حفظ کرنا

☆ سورۃ القریش کا پس منظر اور اہمیت بچوں پر واضح کرنا

طریقہ تدریس:

☆ فلیش کارڈز/ چارٹ کے ذریعے یہ سورۃ بچوں میں متعارف کرائی جائے۔

☆ مختصراً اس سورۃ کے بارے میں بچوں کو بتایا جائے تا کہ وہ اس سورۃ میں دلچسپی لیں۔ مثلاً جیسا کہ اس سورۃ کا نام ہی قریش ہے۔ قریش عرب کا بہت بڑا قبیلہ تھا۔ اس قبیلہ کی بہت عزت اور اہمیت تھی۔ اس قبیلے کے قافلے آزادی سے گرمیوں اور سردیوں میں دوسرے ملکوں میں جا کر تجارت کرتے اور اس طرح خوب دولت اور نفع حاصل کرتے۔ وہ خانہ کعبہ کی رکھوالی/ حفاظت بھی کرتے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ یہ اللہ کا گھر ہے مگر اس کے باوجود خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو پوجتے تھے۔ اس سورۃ میں یہ ہی بتایا گیا ہے کہ اس گھر کی وجہ سے تمہیں امن اور خوشحالی نصیب ہوئی اس لئے تمہیں اسکی عبادت کرنی چاہئے۔ جس کا یہ گھر ہے۔

جماعت کا کام: سورۃ القریش خوش خط لکھیں (تا کہ انہیں یاد کرنے میں آسانی ہو)

تفویض کار: سورۃ القریش یاد کریں۔

سورۃ الفیل

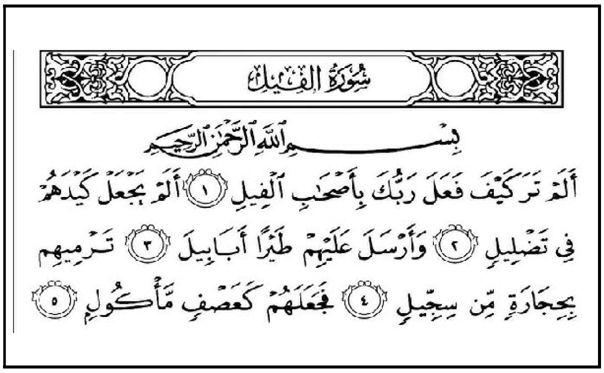

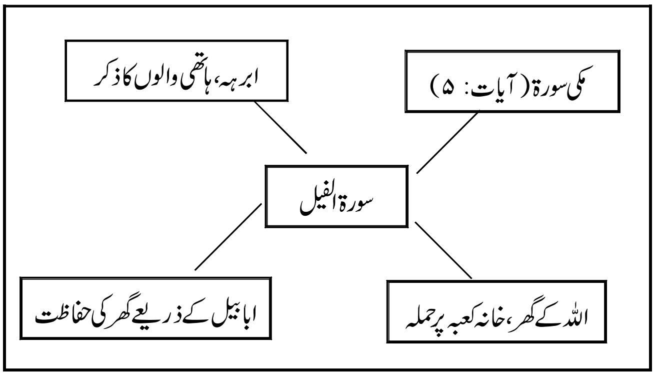

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: ☆ سورۃ الفیل حفظ کرنا

☆ اس سورۃ سے متعلق اہم باتیں بچوں کو بتانا

طریقہ تدریس:

☆ چارٹ/ فلیش کارڈز پر لکھ کر استاد بچوں کو پڑھائے اور بچے بھی اس کے ساتھ ساتھ پڑھیں۔

☆ گفتگو کے ذریعے اس سورۃ سے متعلق اہم باتیں مختصراً بچوں کو بتائی جائیں تا کہ بچے اس میں دلچسپی لیں مثلاً اس سورۃ میں ایک بہت بڑے واقعے کا ذکر ہے۔ یہ واقعہ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔ خانہ کعبہ اللہ کا گھر ہے۔ اس وقت بھی لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ قافلے یہاں آتے سامان تجارت لاتے۔ ابرہہ ایک عیسائی بادشاہ تھا۔ اس سے یہ برداشت نہ ہوتا تھا۔ اس کو اپنی دولت اور طاقت پر بڑا غرور تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ قافلے خانہ کعبہ نہ جائیں لہٰذا اس نے خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج اکٹھا کی۔ عربی میں ہاتھی کو فیل کہتے ہیں۔ جب وہ اپنی فوج لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے اس کی طرف بڑھا تو اللہ کے حکم سے ہاتھی کسی طرح آگے بڑھنے کو تیار نہ ہوئے۔ اتنے میں پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ اپنی چونچوں اور پنجوں میں کنکریاں لئے ہوئے آئے۔ جس پر بھی یہ کنکر گرتا اس کا جسم گلنا شروع ہو جاتا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے ابرہہ کے ہاتھیوں کی فوج ختم کرادی۔

جماعت کا نام: طلبہ سورۃ الفیل کو کورس کی شکل میں استاد کے ساتھ تین چار مرتبہ دہرائیں۔

تفویض کار: سورۃ الفیل یاد کریں۔

دوسرا دن: **دورانیہ: ۳۰ منٹ**

طریقہ تدریس:

☆ سورۃ الفیل مختلف بچوں سے پڑھوائی جائے۔

☆ پہلے دن سورۃ سے متعلق دی گئی معلومات سے سوالات کر کے بچوں کو جانچا جائے مثلاً

☆ فیل کا کیا مطلب ہے؟ ☆ابرہہ کون تھا؟ کیا چاہتا تھا؟ وغیرہ وغیرہ

جماعت کا کام: (۱) طلبہ ستاد کے ساتھ تین چار مرتبہ سورۃ الفیل کورس کی شکل میں دہرائیں۔

(۲) ابرہہ والے واقعے کو اپنے الفاظ میں لکھیں۔

تفویض کار: سورۃ الفیل یاد کریں۔

نوٹ: تمام پڑھائی گئی سورتیں اسلامیات کے دورانیہ (پیریڈ) میں بچوں سے دہرائی جائیں تا کہ انہیں اچھی طرح ذہن نشین ہو جائیں (کم از کم ۵ منٹ)

سورۃ القریش، سورۃ الفیل

پہلا دن: **دورانیہ: ۳۰ منٹ**

طریقہ تدریس:

سورۃ القریش اور سورۃ الفیل جماعت میں مختلف بچوں سے پڑھوائی جائیں۔

بچوں کو جانچنے کے لئے ایک عملی سرگرمی بھی کروائی جاسکتی ہے۔

عملی سرگرمی نمبر ا:

نوٹ: اس سرگرمی سے پہلے پڑھائی گئی سورتوں کی تمام آیات کو ترتیب وار نمبر دے کر بچوں سے اچھی طرح دہرائی کرالی جائے مثلاً سورۃ الفیل

آیت نمبر ا: **الم ترکیف** -------------- آیت نمبر ۲: **الم یجعل**--------------------

طریقہ:

اب دونوں سورتوں (سورۃ الفیل اور سورۃ القریش) کی تمام آیتوں کے نمبر الگ رنگ مثلاً سورۃ الفیل (پیلا)، سورۃ القریش (گلابی) کی پرچیوں پر لکھ کر رکھ دیں پھر کوئی بھی ایک بچہ آ کر ایک پرچی اٹھائے۔ اس میں جو نمبر ہو اس آیت کی تلاوت با آواز بلند کرے۔ اس طرح ایک سورۃ مکمل ہونے کے بعد دوسری سورۃ کی پرچیاں اٹھائی جائیں۔

سورۃ التکاثر

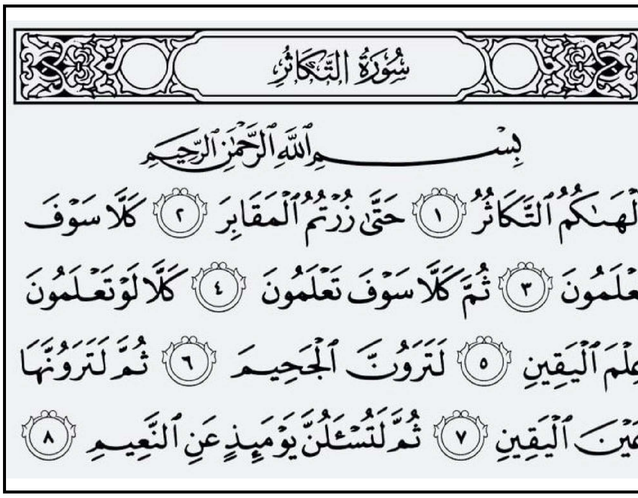
سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴿١﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿٢﴾ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٤﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ
عِلْمَ الْيَقِيْنِ ﴿٥﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿٦﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا
عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿٧﴾ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿٨﴾

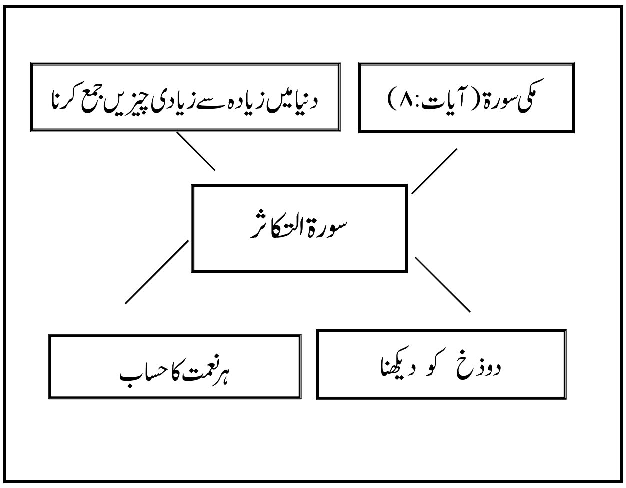

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: سورۃ التکاثر یاد کرانا

طریقہ تدریس:

☆ چارٹ کی مدد سے سورۃ التکاثر بچوں کو پڑھائی جائے۔

☆ اس سورۃ کا مطلب سمجھانے کے لئے ایک رول پلے کرایا جاسکتا ہے بچے اس میں دلچسپی بھی لیں گے۔

کردار: عائشہ، سلمان، باجی

رول پلے:

عید آنے میں ایک دن ہے۔ عائشہ اور سلمان باجی کے ساتھ مل کر گھر صاف کر رہے ہیں جب وہ باجی کا کمرہ صاف کرنے لگتے ہیں تو الماری صاف کرتے ہوئے عائشہ اور سلمان وہاں پر رکھا ہوا سامان دیکھ کر حیران ہوجاتے ہیں۔ الماری میں کئی ایسے کپڑے تھے جو انہوں نے کبھی نہ پہنے تھے بہت سے مصنوعی زیورات کے علاوہ جوتے بھی بیکار پڑے تھے۔ یہ سارا سامان دیکھ کر عائشہ اور سلمان اپنی باجی سے اس سامان کے بارے میں پوچھتے ہیں تو باجی انہیں بتاتی ہیں کہ سارا سامان اب پرانے فیشن کا اور بیکار ہو چکا ہے اس لئے وہ اسے استعمال نہیں کریں گی۔ یہ بات سن کر وہ دونوں بڑے حیران ہوتے ہیں اور باجی کو بتاتے ہیں کہ ہماری مس جب ہمیں سورۃ التکاثر پڑھا رہی تھیں تو انہوں نے بتایا تھا کہ جو لوگ دنیا کی چیزیں حاصل کرنے کی فکر میں رہتے ہی اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش میں بلاضرورت چیزیں اکٹھی کر لیتے ہیں ان سے ان چیزوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پوچھیں گے۔ قیامت کے دن ہمیں اللہ تعالیٰ کی ہر عطا کردہ نعمت اور اسکے استعمال کے بارے میں جواب دینا ہوگا۔

عائشہ اور سلمان باجی سے کہتے ہیں کہ کیوں نہ ان چیزوں کو ہم ایسے غریب بچوں کو دے دیں جو ان کے اصلی حقدار اور ضرورت مند ہیں۔ اس طرح ان بچوں کی مدد بھی ہوجائے گی اور یہ ساری چیزیں استعمال میں بھی آجائیں گی اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہم سے بہت خوش ہوں گے۔ باجی کو ان دونوں کی یہ بات بہت پسند آتی ہے اور وہ ایسا کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہیں۔ اب بچوں کو سمجھانا بہت آسان ہوجائے گا کہ ہمیں دنیا میں صرف اتنی ہی چیزیں لینی چاہییں جتنی ضرورت ہو اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور کبھی بھی ناشکری نہ کریں۔

جماعت کا کام: سورۃ التکاثر کی پڑھائی کی مشق کروائی جائے گی۔ **تفویض کار:** سورۃ التکاثر یاد کریں اور خوشخط لکھیں۔

نوٹ: دوسرے دن کا طریقہ تدریس سورۃ اللھب اور دیگر سورتوں کی طرح ہی ہوگا۔

سرگرمی: کتاب کی دو/ تین سورتوں کو اس طرح لکھیں کہ ہر آیت ایک لائن / سطر پر ہیا جائے۔ پھر ہر آیت کی سطر کو کاٹ کر الگ الگ کر لیں۔

اب ان تمام سورتوں کی آیات کوملادیں۔ بچے انفرادی طور پر یا گروپ میں ان آیات میں سے کسی ایک سورۃ کی آیات نکال کر کاپی میں چپکا کر سورۃ مکمل کریں گے۔
(نوٹ: یہ سرگرمی بچوں کی سورتیں اچھی طرح یاد ہونے کے بعد ہی کرائیں)

سرگرمی

سورة الفيل

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحٰبِ الْفِيلِ O

أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِى تَضْلِيلٍ O

وَ أَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِيلٍ O فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُولٍ

نوٹ: آیت کے احترام کیلئے یہ سرگرمی بہت احتیاط سے کرائیں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نام

دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: اسماالحسنیٰ کا مطلب اور مفہوم سے آگاہی اور اللہ تعالیٰ سے محبت کا احساس اجاگر کرنا۔

تدریسی معاونات: فلیش کارڈ پر موجود اسماالحسنیٰ

طریقہ تدریس: استاد طلبہ سے ان کا اصل نام پوچھے اور پھر چند طلبہ کو ان کے صفاتی نام سے پکارے۔ پھر طلبا کو بتائے کہ جس طرح کسی کی خاص خوبی کی بنا پر اس کا وہ نام مشہور ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بھی ننانوے صفاتی نام ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں اور ہمیں یہ نام یاد کرنے چاہئیں۔ اللہ سے دُعا مانگتے ہوئے اللہ کو ان صفاتی ناموں سے پکارنا چاہیے۔

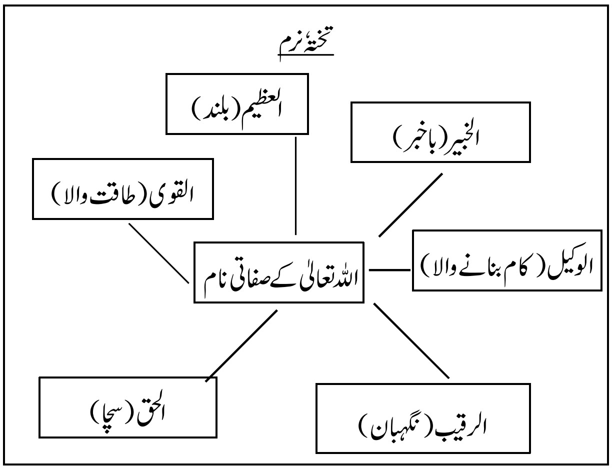

استاد طلبہ کو فلیش کارڈ کی مدد سے صفحہ ۹ پر موجود صفاتی نام پڑھائے اور ان کے مفہوم سے آگاہ کرتا جائے۔ اس مقام پر صفاتی ناموں کے مفہوم کی وضاحت کریں۔

۱۔ الخبیر (باخبر):

ہم تو صرف خبروں، اخبار وغیرہ کے ذریعہ ہی نئی باتوں یا واقعات سے آگاہ ہو پاتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ تمام ظاہر اور چھپی ہوئی باتوں حتیٰ کہ آنے والے واقعات سے بھی باخبر ہیں۔ انسان تو اتنا بے خبر ہوتا ہے کہ اپنے عزیز ترین دوست کے دل میں چھپی ہوئی بات سے بھی باخبر نہیں ہو پاتا۔

۲۔ العظیم (بلند)

انسان نے بڑی بڑی ایجادات کیں، عمارتیں تعمیر کیں، چاند تک رسائی حاصل کر لی اور تمام مخلوقات میں اپنے آپ کو سب سے عظیم منوالیا لیکن انسان کی تمام طاقتیں، ایجادات تدابیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ناکام یا تباہ ہوسکتی ہیں مثلاً سونامی، زلزلے وغیرہ۔

۳۔ الرقیب (نگہبان): اللہ تعالیٰ ہم سب کا نگہبان ہے جس طرح گھر میں ہمارے والدین ہماری دیکھ بھال کرتے ہیں اور ہر طرح خیال رکھتے ہیں اور ہماری تمام سرگرمیوں سے آگاہ رہتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ پوری دنیا کے لوگوں کا خیال رکھتے ہیں اور ہماری تمام سرگرمیوں سے آگاہ رہتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ پوری دنیا کے لوگوں کا خیال کرتے ہیں اور ان کی مدد فرماتے ہیں۔

۴۔ الحق (سچا):

اللہ تعالیٰ سچے ہیں اور صرف سچے لوگوں کو ہی پسند فرماتے ہیں کوئی چاہے کتنا ہی چالاکی سے جھوٹ بولے یا سچ بات کو چھپالے، اللہ تعالیٰ آخر سچائی سب کے سامنے لے آتے ہیں اور اس طرح سچے اور نیک انسان کی سچائی اور جھوٹے آدمی کا جھوٹ سب کے علم میں آجاتا ہے۔ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جیت ہمیشہ حق اور سچ کی ہوتی ہے۔

۵۔ الوکیل (کام بنانے والا):

اللہ تعالیٰ سب کے بگڑے کام سنوارتے ہیں سب کی مشکل آسان کرتے ہیں۔ہم جب اپنی مشکل میں اللہ سے سچے دل سے دُعا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ پھر اپنی طاقت سے ہمارے کام کو یا مسئلہ کو حل فرمادیتے ہیں۔

نوٹ: استاد طلبہ سے پوچھے کہ انھوں نے جب اللہ سے سچے دل سے دعا مانگی تو ان کے کون کون سے کام آسان ہوئے۔

۶- القوی (طاقت والا)

انسانوں میں ہم اس کو طاقتور تصور کرتے ہیں جو مضبوط جسامت والا ہو لیکن کوئی بھی توانا اور قوی شخص بوڑھا ہونے پر انتہائی کمزور ہو جاتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو اس قدر طاقت کے مالک ہیں کہ ان کے ذرا سے اشارے پر فرشتے، جن غرض کائنات کی ہر شے ان کا حکم بجالاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ طاقت کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔

طلبأ صفحہ 9 پر موجود اسماالحسنی کے معنی تلاش کر کے لکھیں گے اور بار بار دہرائیں گے۔

گھر کا کام: صفحہ 9 سے اللہ تعالیٰ کے نام اور ان کے معانی کاپی میں لکھیں اور یاد کریں۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے نام

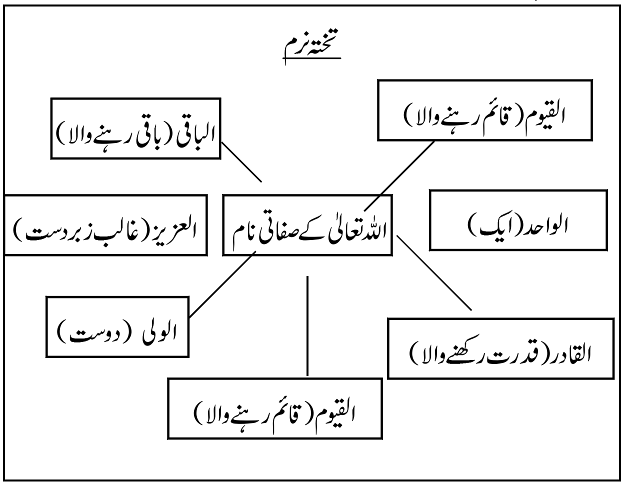

دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: اسماالحسنی کے معنی ومفہوم سے آگاہی

تدریسی معاونات: فلیش کارڈ پر اللہ تعالیٰ کے نام

طریقہ تدریس: استاد پچھلے پڑھائے گئے اسماالحسنی اور ان کے معانی طلبہ سے پوچھے پھر صفحہ نمبر ۱۰ پر موجود اسماالحسنی فلیش کارڈ کی مدد سے پڑھوائے اور معانی ومفہوم کی وضاحت کرے۔

۱۔القادر (قدرت رکھنے والا):

جس طرح ہم انسانوں میں کسی کو کسی بات میں مہارت حاصل ہوتی ہے اور کسی کو کسی میں۔لیکن مہارت رکھنے والا شخص بھی کبھی بھی 100 فیصد کامیابی کا دعویٰ نہیں کرسکتا جیسے کسی ماہر ڈاکٹر کا ہر علاج یا آپریشن کامیاب نہیں ہوتا۔لیکن اللہ تعالیٰ جو کام بھی کریں وہ بالکل مکمل ہوتا ہے اور اس میں کوئی کمی نظر نہیں آتی اور وہ ہر کام کی پوری قدرت رکھتے ہیں۔

۲-الباقی (باقی رہنے والا):

ہر جاندار انسان، چرند، پرند کو ایک خاص وقت کے بعد فنا ہو جاتا ہے۔نہ صرف جاندار چیزیں بلکہ بے جان چیزوں کی بھی عمر ہوتی ہے۔آپ کے پاس ایسی بہت سی قیمتی چیزیں ہوں گی جنھیں آپ بہت احتیاط سے سنبھال کر رکھتے ہیں لیکن وہ خود بخود کچھ عرصے میں بوسیدہ ہو کر ختم ہو جاتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ شروع سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے چاہے دنیا کی ہر چیز ختم ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ ہمیشہ موجود رہیں گے۔

۳۔القیوم (قائم رہنے والا): دنیا میں بہت سے طاقتور بادشاہ آئے لیکن بالآخر ان کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم بادشاہت کو کوئی آ کر کوئی ختم نہیں کرسکتا اور نہ ہی اس کی بادشاہت کو کبھی زوال آئے گا۔

۴۔الولی (دوست):

ہم جن لوگوں کو اپنا دوست بناتے ہیں ان کو اپنی کوئی راز کی بات بتانے کے بعد اس خوف کا شکار رہتے ہیں کہ کہیں ہمارا یہ دوست ہمارا راز سب کو نہ بتادے حتی کہ ہم کبھی کبھی بہت سی باتیں اپنے والدین اور بہن بھائیوں سے بھی چھپا لیتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ایسے دوست ہیں کہ ہم ان کو اپنی ہر بات بلاخوف وخطر بتادیتے ہیں اور ہمیں ساتھ ہی یہ اطمینان بھی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوئی بھی پوشیدہ بات دوسروں کے سامنے عیاں نہیں کریں گے کیونکہ وہ ہمارے سب سے سچے دوست ہیں۔

۵۔العزیز (غالب زبردست): دنیا میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو ہمیں بڑے طاقتور لگتے ہیں مثلاً ہم عام طور پر چور اور ڈاکوؤں سے ڈرتے ہیں ایسے لوگ جن کے پاس کلاشنکوف یا اسلحہ ہو ہمیں ان سے خوف آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ ہے اس لئے جو اس پر بھروسہ کرتا ہے وہ سب سے ڈرنا چھوڑ دیتا ہے۔

۶۔الواحد (ایک): ہندوؤں، عیسائیوں وغیرہ میں کئی کئی خداؤں کی عبادت کی جاتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ہمسر نہیں ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ثانی ہے۔

جماعت کا کام: ☆ طلبہ صفحہ نمبر ۱۰،۱۱ پر موجود اسماء الحسنیٰ کے معنی تلاش کر کے لکھیں۔ ☆ طلبہ بار بار اسماء الحسنیٰ اور انکے معانی دہرائیں گے۔

تفویض کار: صفحہ نمبر ۱۰ سے اللہ تعالیٰ کے نام اور انکے معانی کاپی میں لکھیں اور یاد کریں۔

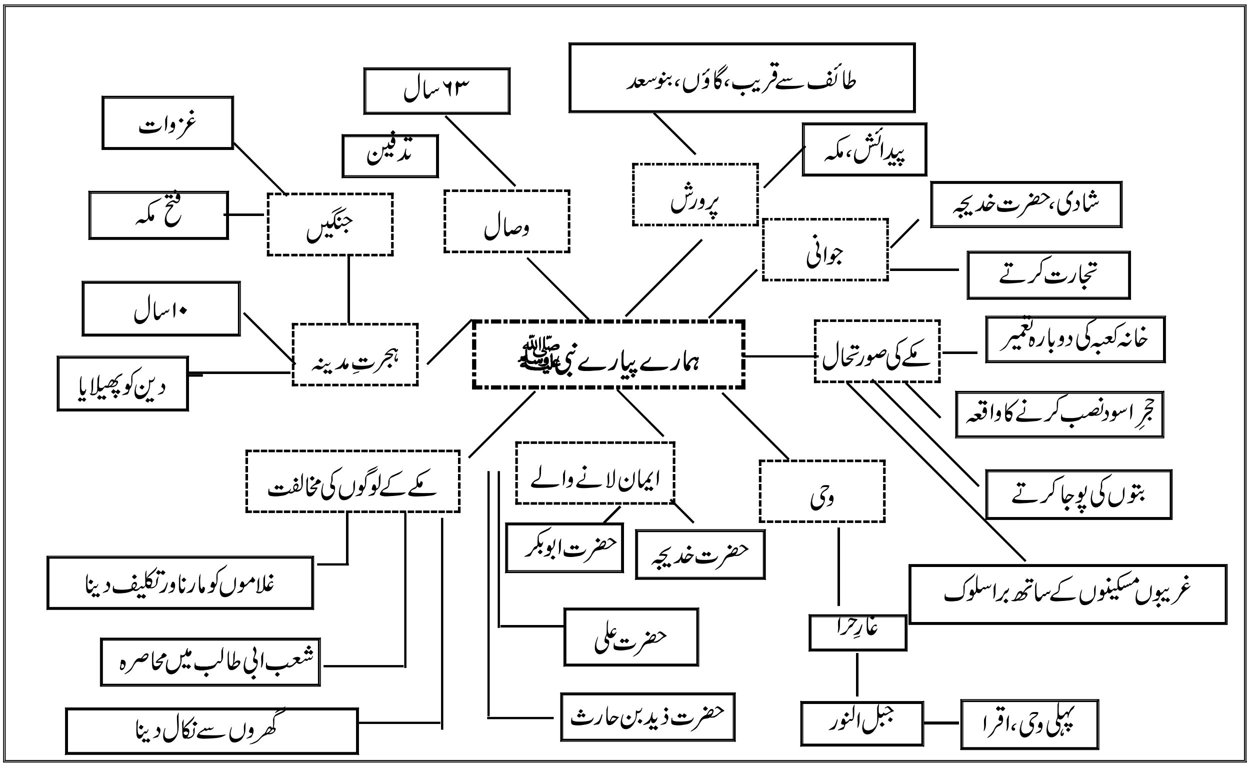

ہمارے پیارے نبی ﷺ

پہلا دن: دورانیہ: **۳۰ منٹ**

مقاصد: ☆ بچے ہمارے پیارے نبی ﷺ کی شخصیت سے متعارف ہو جائیں۔

☆ بچے پیارے نبی کے جوانی کے واقعات بیان کر سکیں۔

☆ پہلی وحی کے نزول کو جان لیں۔

☆ پیارے نبی ﷺ کو پہنچائی جانے والی تکلیفیں، غزوات اور وصال کے واقعات جان لیں۔

طریقہ تدریس: بچوں سے گفتگو کے ذریعے موضوع سے متعلق سوالات کریں مثلاً ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ یہ کہاں پیدا ہوئے وغیرہ۔

سوالات کے دوران بچوں کے جوابات سنیں جائیں اور درست جواب باآواز بلند دو سے تین بار ضرور دہرائیں تا کہ تمام بچے درست جواب سے آگاہ ہو سکیں۔ بچوں کو صفحہ نمبر ۱۴ اور ۱۵ پر تحریر کردہ مواد کہانی کے انداز میں سنائیں اس دوران بچوں کی دلچسپی برقرار رکھنے کیلئے ان سے مختلف چھوٹے چھوٹے سوالات کریں مثلاً مکہ کے لوگ

بہت سے بتوں کو کیوں پوجتے تھے؟ یا مکہ کے کافر کس کی عبادت کرتے تھے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے لوگ کیسا سمجھتے تھے؟ کہانی کے انداز میں پہلی وحی کا مکمل واقعہ سنایا جائے۔ آواز کے اتار و چڑھاؤ کے ذریعے واقعہ کو مزید موثر بنائیں اور دوران واقعہ اہم نام تختہ سیاہ پر تحریر کرتے جائیں۔ مثال حجر اسود۔ مبارک پتھر، جبل نور۔ پہاڑی کا نام، اقراء۔ پڑھو، حضرت جبرائیل "پر وحی لانے والے فرشتے اور سبق میں آنے والے اہم ناموں کے فلیش کارڈز بنا کر سوفٹ بورڈ پر لگائیں۔

جماعت کا کام: سوال نمبر۱ اور سوال نمبر۲

دوسرا دن: دورانیہ:۳۰منٹ

طریقہ تدریس: ☆کفار مکہ کی اسلام کی راہ میں مظالم بتائے جائیں۔ ☆ہجرت کے معنی بتا کر ہجرت مدینہ اور غزوات کا ذکر کیا جائے۔

☆حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بارے میں بتایا جائے۔

جماعت کا کام: سوال نمبر۳ اور سوال نمبر۴

واقعہ معراج

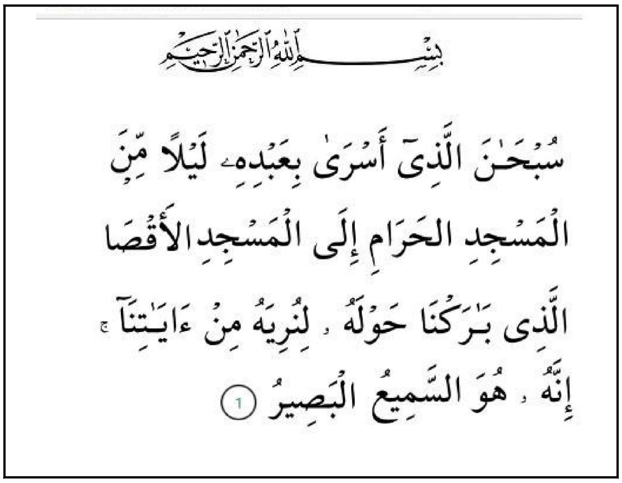

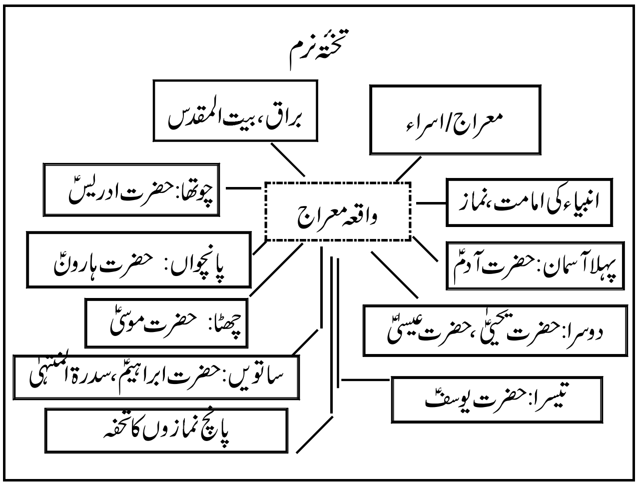

پہلا دن دورانیہ: ۳۰منٹ

مقاصد: بچے واقعہ معراج کی تفصیلات کو بیان کرسکیں۔

https://www.youtube.com/watch?v=GqLpR6WrZ6I(سورۃ الاسراء: آیت نمبر۱) سبق کی ابتداء آیت کی تلاوت سے کی جاسکتی ہے۔

طریقہ تدریس: واقعہ معراج کو پڑھانے کیلئے معلم نیچے دیئے گئے تصویری چارٹ سے مدد لیں۔

ساتواں آسمان.	چھٹا آسمان	حضرت موسی	سدرۃ المنتہی حضرت ابراہیم
حضرت ہارون	پانچواں آسمان	حضرت ادریس	چوتھا آسمان
تحف	حضرت یوسف	تیسرا آسمان	پانچ نمازیں
حضرت کئی اور حضرت عیسی	حضرت آدم	پہلا آسمان	دوسرا آسمان
حرم کعبہ	بیت المقدس	مسجد اقصیٰ	

اس تصویری چارٹ کی مدد سے واقعہ کی تفصیلات بچوں کو کہانی کے انداز میں سنائیں۔ چھوٹی چھوٹی تفصیلات بتائیں۔ تا کہ بچے با آسانی ذہن نشین کرسکیں واقعہ کو سناتے وقت ایسی باتیں نہ بتائیں جس سے واقعہ بچوں کی ذہنی سطح سے مشکل ہوجائے۔ واقعہ سنانے کے بعد اس سے متعلق چھوٹے چھوٹے سوالات کئے جائیں۔

تفویض کار: سفر معراج کا تصویری خاکہ بنائیں۔

دوسرا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

طریقہ تدریس:

واقعہ معراج کی مختلف تفصیلات بچوں سے معلومات لی جائیں مثلاً آسمانوں کی سیر کا کیا نام ہے؟ پہلے آسمان پر کس سے ملاقات ہوئی تھی؟ آپ ﷺ کس سواری پر بیت المقدس گئے؟ وغیرہ اس طرح ایک دفعہ پھر واقعہ کی دہرائی ہو جائے گی۔

جماعت کا کام: س ا، س ۲ اور س ۳ کے بارے میں جماعت میں بچوں سے تبادلہ خیال کریں اور پھر ان سے سوال کروائیں۔

تفویض کار: عملی کام: واقعہ معراج اپنے الفاظ میں لکھیں۔

https://www.youtube.com/watch?v=ZafClZ7W4mc(واقعہ معراج:۱۳ منٹ ۳۰ سیکنڈ کی یہ ویڈیو ضرور دکھائی جائے، طلبہ کے لئے بے حد مفید)

احادیث مبارکہ

نوٹ برائے اساتذہ: ہر میقات میں چار احادیث پڑھائی جائیں۔ ہر حدیث کو کسی اور موضوع کے ساتھ پہلے دس منٹ کیلئے کروایا جائے۔

حدیث نمبر: ۱ : ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے۔

مقاصد: احادیث اور ان کا ترجمہ یاد کرلیں۔(احادیث کے متن کی ادائیگی صحیح مخارج کے ساتھ بچوں کو آجائے اور حدیث متن کے ساتھ یاد ہو جائے۔احادیث کا مطلب سمجھانا۔

طریقہ تدریس:

فلیش کارڈز/ اسٹرپ پر احادیث مع ترجمہ لکھ کر سافٹ بورڈ/ دیوار پر آویزاں کردی جائیں۔

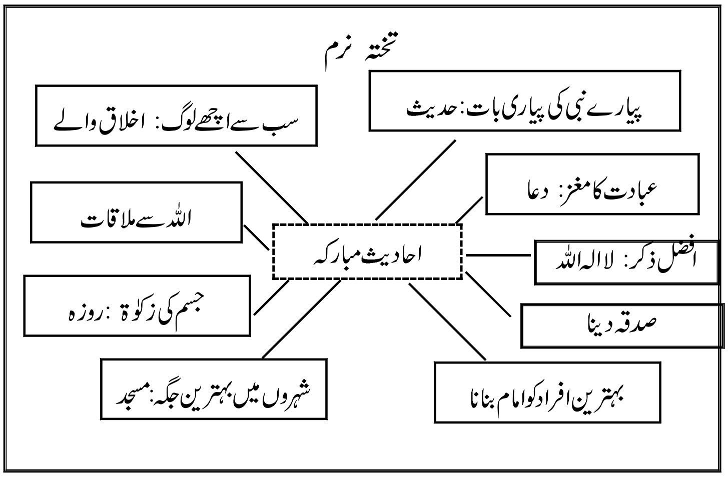

دو تین بار حدیث کا متن ترجمے کے ساتھ پڑھایا جائے۔ گفتگو کے ذریعے حدیث کا مطلب سمجھایا جائے مثلاً اللہ تعالیٰ کو ہماری عبادات نماز، روزہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان عبادات میں ہم اپنے لئے ہی دعا مانگتے ہیں۔ دعا بہت عاجزی سے مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کا دعا مانگنا بہت پسند ہے۔

جماعت کا کام: حدیث مع ترجمہ لکھیں۔

تفویض کار: حدیث نمبر ا یاد کریں۔

حدیث نمبر۲: ترجمہ: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

طریقہ تدریس:

سافٹ بورڈ سے حدیث نمبر۲ مع ترجمہ پڑھائی جائے۔

حدیث نمبر۲ کا مطلب گفتگو کے ذریعے سمجھایا جائے کہ کلمہ طیبہ ہر مسلمان کے لئے بہت اہم کلمہ ہے۔اس کے پڑھنے سے ہم اسلام میں داخل ہو جاتے ہیں لہٰذا جیسا کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیں زیادہ سے زیادہ یہ کلمہ پڑھتے رہنا چاہیے اور اللہ کے ایک ہونے کا پورا یقین رکھنا چاہیے۔

جماعت کا کام: حدیث کا متن اور اس کا ترجمہ لکھیں۔

تفویض کار: حدیث کا متن یاد کریں۔

حدیث نمبر۳: ترجمہ: تم میں سب سے اچھے لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

طریقہ تدریس:

حدیث مع ترجمہ پڑھائی جائے۔

گفتگو کے ذریعے مختصر حدیث کو واضح کیا جائے کہ اللہ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اچھے لوگ وہ نہیں ہوتے جن کے پاس مال و دولت ہو یا وہ بہتر زیادہ نمازی پرہیز گار ہوں مگر لوگوں کو تکلیف پہنچاتے ہوں بلکہ ہم سب میں اچھا انسان وہ ہے جو لوگوں کا ہمدرد اور سب کا مددگار ہو۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کا اخلاق اتنا اچھا تھا کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی اس بات کو مانتے تھے۔

جماعت کا کام: حدیث کا متن مع ترجمہ کاپی میں لکھیں۔

تفویض کار: حدیث نمبر ۳ یاد کریں۔

حدیث نمبر ۴: **ترجمہ: جسے اللہ سے ملنا پسند ہو اللہ کو بھی اس سے ملنا پسند ہے۔**

طریقہ تدریس:

فلیش کارڈز/اسٹرپ سے حدیث دو تین بار پڑھائی جائے۔

گفتگو کے ذریعے مختصراً حدیث کا مطلب بچوں کو سمجھایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں دی ہیں۔ وہ بہت رحیم اور کریم ہے لہٰذا ہم میں سے ہر ایک کو اللہ سے ملنا پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے ہم نماز پڑھتے ہیں اور اس سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ اس حدیث میں پیارے نبی ﷺ یہی فرما رہے ہیں کہ جب ہم پوری توجہ سے نماز میں اللہ تعالیٰ سے ملتے ہیں تو اللہ تعالیٰ بھی اتنی ہی توجہ سے ہم سے ملتے ہیں۔ لہٰذا جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے ایک قدم بڑھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف دس قدم بڑھاتے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ

جماعت کا کام: حدیث نمبر ۴ کے مطابق

تفویض کار: حدیث نمبر ۳ کے مطابق

حدیث نمبر ۵: **ترجمہ: بے شک صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔**

طریقہ تدریس:

حدیث کا متن مع ترجمہ دو تین بار پڑھایا جائے۔

صدقہ اور حدیث کا مطلب گفتگو کر کے سمجھایا جائے مثلاً صدقہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا/نیکی کرنا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اچھی بات کرنا بھی صدقہ ہے''۔ اللہ تعالیٰ اس قدر رحیم ہیں صرف ہماری بھلائی چاہتے ہیں لہٰذا اگر کبھی ہم سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو ہم زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے اللہ کی ناراضگی کو ختم کر سکتے ہیں۔ اس طرح ہمیں ان نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا اور اللہ تعالیٰ معاف بھی کر دیں گے۔

جماعت کا کام اور تفویض کار: بمطابق حدیث نمبر ۳

حدیث نمبر ۶: **ترجمہ: ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔**

طریقہ تدریس:

چارٹ پر لکھ کر حدیث مع ترجمہ پڑھائی جائے۔۔

نوٹ: یہ حدیث پڑھانے کے لئے رمضان کا مہینہ بہت مناسب رہے گا۔

حدیث کا مفہوم گفتگو کے ذریعے سمجھایا جائے مثلاً زکوۃ کا مطلب پاک کرنا ہے لہٰذا کسی بھی چیز کی زکوۃ دینے سے وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔ ہم مال کی زکوۃ کے طور پر اس میں سے کچھ حصہ غریبوں کو دے کر مال پاک کر لیتے ہیں جبکہ جسم کو پاک کرنے کے لئے روزہ رکھتے ہیں۔ اللہ کی مدد سے روزہ میں بھوکا اور پیاسا رہنا مسلمان کو بالکل مشکل نہیں لگتا بلکہ یوں لگتا ہے کہ اللہ میاں سے دوستی ہوگئی ہے اس طرح ہمیں اپنا جسم پاک لگتا ہے۔

جماعت اور گھر کا کام: بمطابق حدیث نمبر ۳

حدیث نمبر ۷: ترجمہ: تم میں سے جو بہترین لوگ ہیں انہیں اپنا امام بناؤ۔

طریقہ تدریس: فلیش کارڈز کے ذریعے حدیث اور اس کا ترجمہ پڑھایا جائے۔

گفتگو کے ذریعے حدیث کا مطلب سمجھایا جائے کہ امام یعنی اپنا رہنما ہمیشہ ان کو بنائیں جو اچھے ہوں اور اچھے کام کرتے ہوں نہ کہ ان کے مال اور حیثیت کو دیکھ کر اور اس سے متاثر ہو کر کیونکہ اگر ہمارا امام صحیح راہ پر چلے گا تو لوگ بھی اس کی باتوں پر عمل کریں گے۔

جماعت اور گھر کا کام: حدیث نمبر ۳ کے مطابق

حدیث نمبر ۸: ترجمہ: شہروں میں اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے بازار ہیں۔

طریقہ تدریس:

حدیث کو مع خوبصورتی سے لکھ کر پڑھایا جائے۔

گفتگو کے ذریعے حدیث کا مطلب سمجھایا جائے مثلاً مسجد اور بازار کے فرق کو گفتگو کے ذریعے واضح کر دیں یعنی اللہ تعالی کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہ مسجد ہے کیونکہ ہم سجدہ میں اللہ تعالی کی عبادت کرتے ہیں، اس سے ہر کام میں مدد مانگتے ہیں اور ہمیں احساس ہوجاتا ہے کہ ہم اس کے آگے کچھ بھی نہیں ہیں۔

مسجد جا کر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کے قریب ہوجاتے ہیں۔

سب کے ساتھ نماز پڑھنے سے برابری کا احساس ہوتا ہے کہ سب برابر ہیں جبکہ اللہ تعلیٰ کی ناپسندیدہ جگہ بازار ہے کیونکہ جب ہم بازار جاتے ہیں تو ہر چیز لینے کو دل چاہتا ہے اور پیسے کی محبت دل میں بڑھتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ڈھیر سارا پیسہ ہو اور اپنی پسند کی تمام چیزیں لے لیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق ہمیں بازار میں کم سے کم اور مسجد میں زیادہ سے زیادہ وقت گذارنا چاہیے۔

جماعت کا کام: حدیث نمبر ۸ لکھیں۔

تفویض کار: حدیث نمبر ۸ یاد کریں۔

حدیث نمبر: ۴، ۳، ۲، ۱ کے لئے سرگرمی (اس طرح کی سرگرمی حدیث نمبر ۵، ۶، ۷ اور ۸ کے لئے بھی میقات دوم میں کی جائے)

دوسرا دن: دورانیہ ۳۰ منٹ

طریقہ تدریس:

پہلے میقات اول کی احادیث (۴، ۳، ۲، ۱) کو کئی بار دہرالیا جائے۔ بچوں کو جانچنے کے لئے ایک عملی سرگرمی کرائی جاسکتی ہے۔

عملی سرگرمی: ہر حدیث ایک الگ الگ پرچے پر بچوں کی تعداد کے مطابق لکھ لی جائے۔ اسی طرح ہر حدیث کا ترجمہ بھی الگ الگ پرچوں پر لکھ کر ان کو تہ کرلیا جائے۔

بچوں کے دو گروپ بنا کر ایک گروپ کو احادیث دی جائیں اور دوسرے گروپ کو ان کا ترجمہ دیا جائے۔

اب باری باری ہر گروپ سے ایک بچہ حدیث پڑھے پھر دوسرے گروپ سے جس کے پاس اس حدیث کا ترجمہ ہو وہ پہچان کر اس کا ترجمہ سنائے۔ اسی طرح دوسرے گروپ سے کوئی بچہ ترجمہ پڑھے اور مخالف گروپ کا کوئی بچہ حدیث پہچان کر سنائے۔

اذان سننے کے آداب

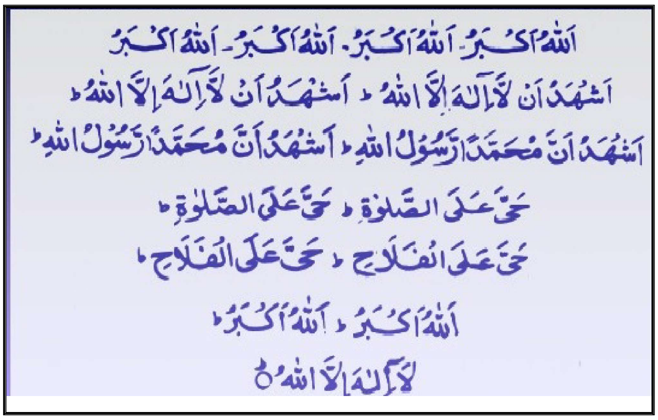

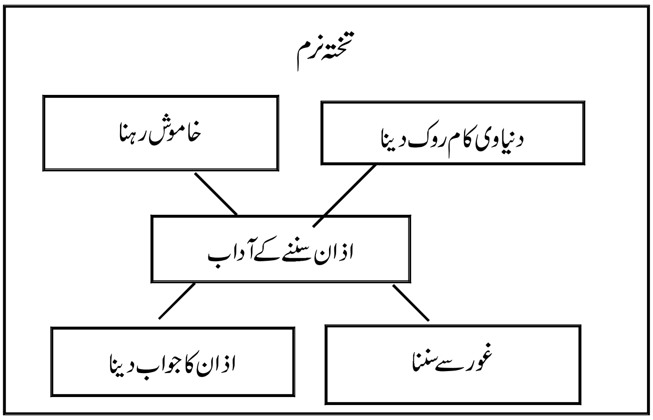

دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ کو اذان کا جواب اور اذان کے بعد کی دعا یاد کروانا۔

طریقہ تدریس:

استاد طلبہ سے اذان سننے کے آداب کا اعادہ کرائے۔ طلبہ کتاب میں سے دیکھ کر اذان کے بعد کی دعا با آواز بلند پڑھیں اور ۲/۳ بار دہرائیں۔ ایک طالبعلم اذان دے اور باقی جماعت کے طلبہ اذان کا جواب دیتے جائیں۔ اذان ختم ہونے کے بعد طلبہ اذان کے بعد کی دعا با آواز بلند پڑھیں۔

تفویض کار: اذان کے بعد کی دعا کتاب میں سے یاد کریں۔

https://www.liveworksheets.com/w/en/islamic-education/9036 (اذان کی online سرگرمی)

وضو

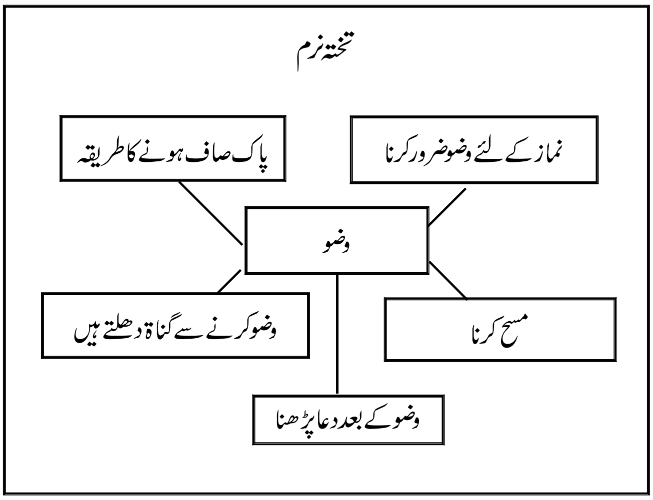

پہلا دن: دورانیہ :۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ کو وضو بالترتیب کرنے کا طریقہ سکھانا۔

طریقہ تدریس:

کتاب میں سے وضو کرنے کا طریقہ پڑھایا جائے اور ساتھ ساتھ استاد وضو کرنے کے بھی طلبہ کو دکھاتا جائے۔ ۴/۳ طلباً باری باری آ کر بالترتیب وضو کر کے دکھائیں اور بقیہ طلباً طریقہ کو ساتھ ساتھ دہراتے جائیں گے۔

تفویض کار: وضو کرنے کا طریقہ بالترتیب یاد کریں اور لکھیں۔

دوسرا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ کو وضو کے طریقے سے آگاہ کرنا۔

طریقہ تدریس: استاد ترتیب سے وضو کرنے کا طریقہ طلبہ سے پوچھے اور ۲/۳ بار اس طریقے کو دہرایا جائے۔

جماعت کا کام: صفحہ نمبر ا سے وضو کے بارے میں سوال کاپی میں کروایا جائے گا۔

سرگرمی: طلبہ کو باقاعدہ وضو خانے لے جا کر وضو کروایا جائے۔

تفویض کار: کم از کم دو نمازوں کے وقت امی کے ساتھ وضو کریں اور امی سے لکھوا کر لائیں کہ آپ نے کیسا وضو کیا؟ **یا**

آپ نے وضو کرتے وقت کن کن باتوں کا خاص خیال رکھا۔ کوئی دو باتیں لکھیے۔

نوٹ: استاد طلبہ کو وضو کرواتے ہوئے طلبہ کو بتائے کہ کم سے کم پانی سے وضو کیا جائے۔ وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھی جائے اور تمام اعضاء پوری طرح گیلے ہوں۔

https://www.liveworksheets.com/w/ar/islamic-studies/615465 (وضو کی online ورک شیٹ)

نماز

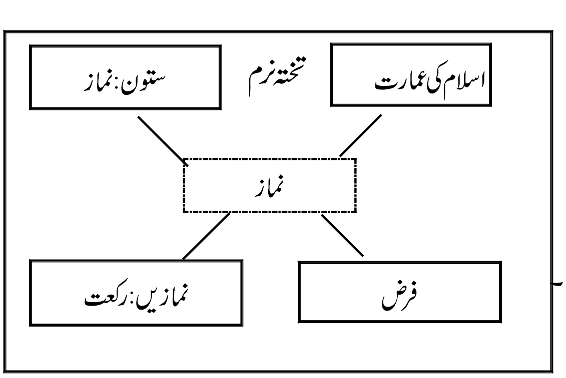

پہلا دن : دورانیہ:۳۰ منٹ

مقاصد: ☆ طلبہ ارکان اسلام کے نام اور اہمیت سے واقف ہو سکیں گے۔

☆ نماز کی فرضیت، اوقات، نام اور فرض رکعتوں کی تعداد سے آگاہ ہو سکیں گے۔

تدریسی معاونات:

☆ چارٹ پر لکھی ہوئی نماز کے بارے میں احادیث، فلیش کارڈ پر لکھے ہوئے ارکان اسلام کے نام۔

طریقہ تدریس: استاد طلبہ کو نماز کے موضوع کے بارے میں Motivate کرنے کے لئے

چند سوالات پوچھے گا۔ مثلاً

☆ کیا آپ نے کبھی کوئی عمارت بنتے ہوئے دیکھی ہے؟ عمارت کو کیا چیز سہارا دے کر کھڑا رکھتی ہے؟ (ستون)

☆ ہمارے مذہب کو کون سے ۵ ستون سہارا دیتے ہیں؟ (ارکان اسلام)

☆ استاد طلبہ کو فلیش کارڈ کے ذریعہ ارکانِ اسلام کے نام دکھا کر بالترتیب پانچوں ارکان اسلام کے نام پوچھے گا۔ طلبہ ہاتھ کی انگلیوں کے اشارے سے ارکانِ اسلام یعنی توحید، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج کے نام دہرائیں گے۔

☆ استاد طلبہ کو رکن کا مطلب بتائے گا نیز یہ کہ کسی بھی ایک رکن کا انکار کرنے والا اسلام کے دائرے سے خارج ہو جاتا ہے۔ نماز کا دن میں پانچ مرتبہ پڑھنا فرض ہے۔

جماعت کا کام:

☆ سبق "نماز" کی پڑھائی کروائی جائے گی۔

☆ استاد ارکان اسلام کے حوالے سے طلباء کو درج ذیل حدیث سافٹ بورڈ سے دیکھ کر پڑھوائے اور کاپی میں لکھوائے۔

☆ الصلوۃ عماد الدین (نماز دین کا ستون ہے)

☆ پانچ ارکان اسلام کے نام لکھیے۔

تفویض کار: پانچ وقت کی نمازوں کے نام ترتیب سے یاد کریں اور کاپی میں لکھیں۔

دوسرا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ نماز کی اہمیت اور فرض رکعتوں کی مقدار سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس:

☆ استاد طلبہ سے پہلے دی گئی معلومات جانچنے کے لئے چند سوالات پوچھے۔ پانچ وقت کی نمازوں کے نام پوچھے۔

☆ استاد طلبہ سے لفظ فرض کا مطلب پوچھے پھر فرض نمازوں کی اہمیت کے بارے میں بتائے۔

☆ استاد طلبہ سے نمازوں میں پڑھی جانے والی رکعات کا مطلب پوچھے گا۔ پھر طلبہ کتاب میں دی گئی تصویروں کے مطابق استاد کے پوچھنے پر فرض رکعات کی تعداد انگلیوں کے اشارے سے بتائیں گے۔

☆ استاد تختہ سیاہ پر طلبہ سے نمازوں کے نام اور فرض رکعتوں کا چارٹ مکمل کروائے۔

جماعت کا کام:

سبق 'نماز' کا سوال نمبر کتاب/کاپی میں کروایا جائے۔

استاد چارٹ یا سافٹ بورڈ کے ذریعہ نماز سے متعلق حدیث طلبہ کو پڑھائے اور لفظ معراج کا مطلب بھی بتائے۔

الصلوۃ المعراج المومنین

ترجمہ: نماز مومن کی معراج ہے۔

نماز کا مطلب ہے چپکے چپکے باتیں کرنا۔ جس طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کے موقع پر ملاقات کی اسی طرح ہم نماز میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرتے ہیں۔

تفویض کار: پانچ نمازوں میں فرض رکعتوں کی تعداد یاد کریں اور کاپی میں لکھیں۔

اسلامی مہینے

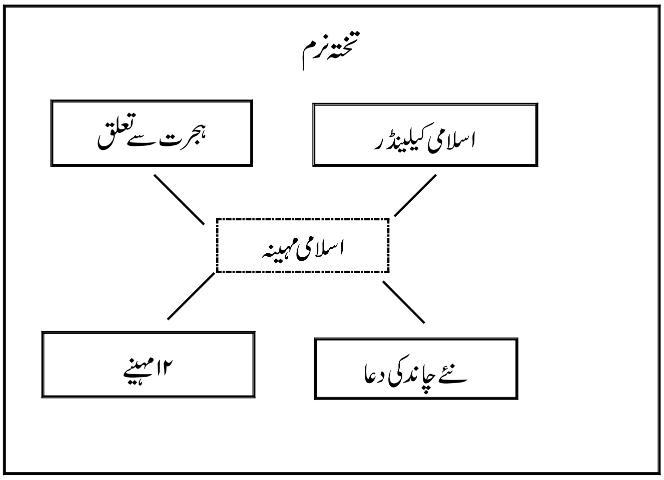

دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: اسلامی مہینوں کے نام بالترتیب یاد کروانا۔

طریقہ تدریس: اسلامی مہینوں کے بارے میں نظم کتاب سے خوش الحانی سے پڑھائی جائے۔طلبہ ۱۲ مہینوں کے نام بالترتیب دہرائیں۔استاد عیسوی اور اسلامی کیلنڈر کا فرق واضح کرے اور نیا چاند دیکھنے کی دعا طلبہ کو کتاب کے صفحہ نمبر ۴۲ سے پڑھوائے۔

مختصر وضاحت:

عیسوی کیلنڈر کا حساب کتاب زمین کے سورج کے گرد چکر مکمل کرنے کے مطابق ہوتا ہے اس کی ابتداء حضرت عیسیٰؑ کے اس دنیا سے رخصت ہونے کے واقعہ سے ہوئی ہے جبکہ اسلامی کیلنڈر کی ابتداء ہجرت کے واقعہ سے ہوتی ہے اور اس کا حساب ہر ماہ چاند کے طلوع ہونے سے لگایا جاتا ہے۔

جماعت کا کام: سبق اسلامی مہینے کا سوال نمبر ۲ کاپی میں کروایا جائے گا۔گھر کا کام سبق اسلامی مہینے کا سوال نمبر ۱ کاپی میں کریں اور اسلامی مہینوں کے نام یاد کریں۔

رمضان المبارک

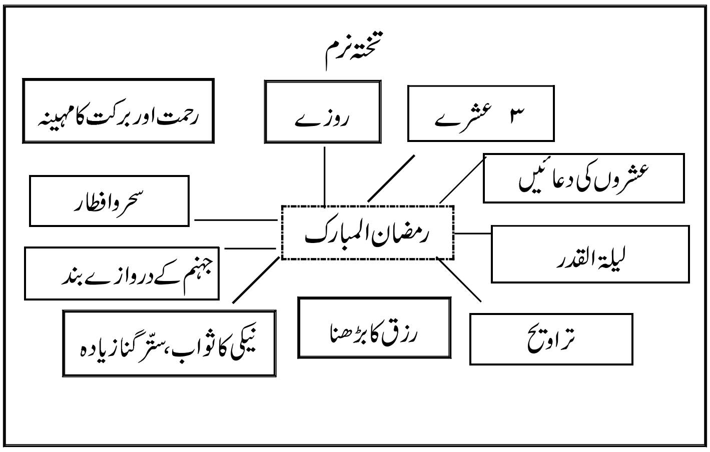

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ (رمضان نظم) https://www.youtube.com/watch?v=hBjqYPIMSIg(

مقاصد: ☆رمضان کی فرضیت، اہمیت اور برکات سے آگاہ کرنا۔ https://www.youtube.com/watch?v=2yH-1Irh

☆روزہ رکھنے کا طریقہ۔

طریقہ تدریس: استاد کتاب میں سے سبق کی پڑھائی کروائے۔(روزہ کھولنے کی دعا تک) پھر روزے کی برکات (جو کہ کتاب میں موجود ہیں) اور روزہ رکھنے کا طریقہ طلبہ کے ساتھ گفتگو کے ذریعے واضح کرے۔روزے کے اوقات کے بارے میں آگاہ کیا جائے۔روزہ رکھنے اور روزہ کھولنے کی دعا طلبہ کو پڑھوائی جائے۔

جماعت کا کام: سبق ''رمضان المبارک کا سوال نمبر۲ کروایا جائے۔

دوسرا دن: دورانیہ : ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ کو لیلۃ القدر، تین عشروں اور تراویح کے بارے میں معلومات مہیا کرنا۔

طریقہ تدریس:

☆ استاد سبق کی پڑھائی کروائے اور پھر تین عشروں (یعنی ۱۰ دن کے بارے میں آگاہ کرے۔آخری عشرے میں آنے والی رات لیلۃ القدر کی اہمیت سورۃ القدر اور اس کا ترجمہ سنا کر طلبہ پر واضح کرے۔تراویح کے بارے میں معلومات دے۔

☆ طلبہ کو لیلۃ القدر کی دعا پڑھوائی جائے۔طاق راتیں یعنی ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷ اور ۲۹ کے بارے میں بتائے۔

☆ استاد طلبہ سے روزہ کھولنے کی دعا فرداً فرداً سنے۔

جماعت کا کام: سوال نمبر ۱ کتاب میں کروایا جائے۔

سوال نمبر ۴ کتاب میں کروایا جائے پھر طلبہ کاپی میں اتاریں گے۔

تفویض کار: طلبہ سوال نمبر 1 کاپی میں کریں گے۔لیلۃ القدر کی دعا یاد کریں۔

https://www.youtube.com/watch?app=desktop&v=xudqiLSKb78 (رمضان کی سرگرمیاں)

<u>حج</u>

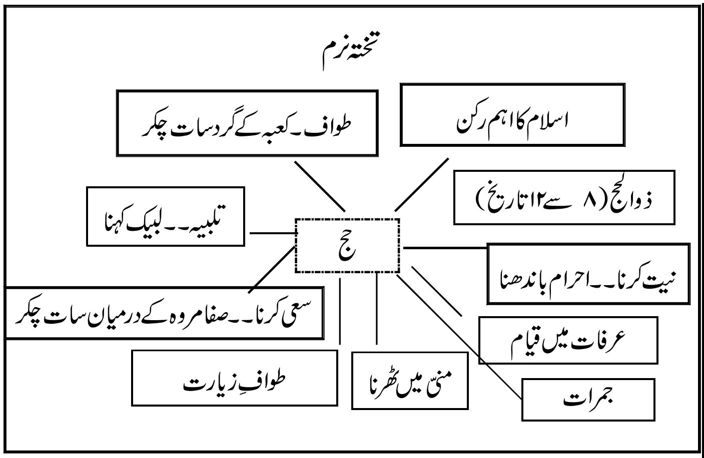

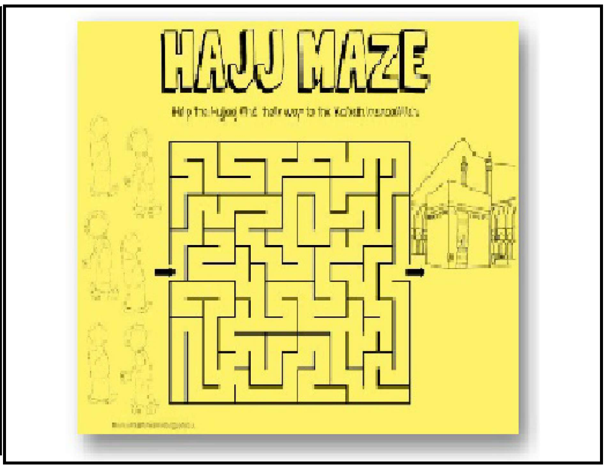

پہلا دن:

دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ پانچویں رکن حج کے بارے میں بنیادی باتیں اور ارکان حج آگاہ ہوں گے۔

تدریسی معاونت: خانہ کعبہ، حرم، احرام بھی اور طواف کی تصاویر

طریقہ تدریس:

استاد طلبہ سے ان کی معلومات جانچنے کے لئے چند سوالات کرے۔مثلاً حج کہاں ہوتا ہے؟ کب ہوتا ہے اور اس کے بعد کون سی عید منائی جاتی ہے؟ سبق "حج" کی پڑھائی کروائی جائے (تقریباً آدھا سبق) اور احرام، طواف اور سعی وغیرہ کے بارے میں بتایا جائے۔

طلبہ سے تلبیہ پڑھوائی جائے۔ارکان حج کا تعارف پیش کیا جائے۔سعی کے بارے میں بتاتے ہوئے خصوصا حضرت بی بی ہاجرہ کا دوڑ کر دونوں پہاڑیوں پر پانی

تلاش کرنے والا واقعہ سنایا جائے جس واقعے کی یاد میں صفا و مروہ کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔

جماعت کا کام: طلبہ کی معلومات جانچنے کے لئے چند سوالات کے جوابات لکھوائے جائیں۔ مثلاً

ا۔ حج کس اسلامی مہینے میں ہوتا ہے؟

۲۔ طواف کسے کہتے ہیں؟

۳۔ سعی کس واقعہ کی یاد میں کی جاتی ہے؟

☆ تلبیہ کو چند بار پوری کلاس ہم آواز ہو کر پڑھے۔

تفویض کار: تلبیہ یاد کریں اور کاپی میں لکھیں۔

دوسرا دن: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلباء تلبیہ با آواز بلند سنائیں گے۔ سبق کی پڑھائی مکمل کرائی جائے اور مختصر دو تین بار تمام ارکان حج بالترتیب دہرائیں گے۔

جماعت کا کام: استاد طلباء کی مدد سے تمام ارکان حج مختصر الفاظ میں تختہ سیاہ پر بلاترتیب لکھ دے۔ طلبا سے کہا جائے کہ وہ تمام ارکان حج کے نام لکھیں اور ان کی تصویریں بھی بنائیں۔

تفویض کار: حج میں کن کن جانوروں کی قربانی کی جاسکتی ہے ان کے نام لکھیں اور تصویر میں بنائیں/ چپکائیں

نوٹ: استاد اس سبق کی تدریس کے دوران کسی نمایاں جگہ پر حج کے ارکان کی تصاویر آویزاں کر دے کسی بچہ کو احرام پہنا کر تلبیہ پڑھوائیں۔

فرشتے اور ان کے کام

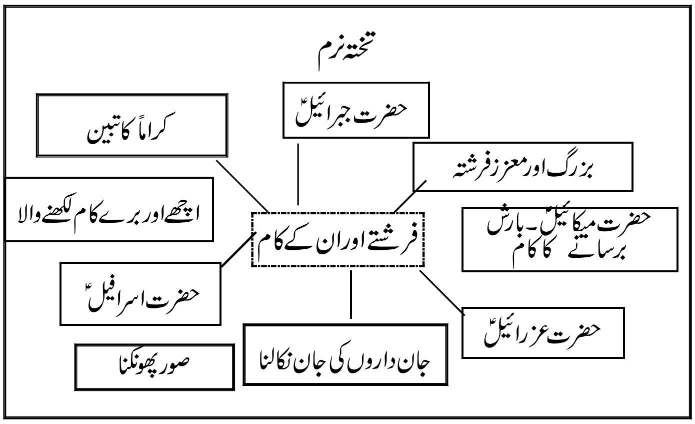

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق فرشتوں کے بارے میں بنیادی معلومات دینا اور ان کے کاموں کے بارے میں آگاہ کرنا۔

طریقہ تدریس: استاد سبق پڑھانے سے پہلے طلبہ سے فرشتوں کے بارے میں سوالات پوچھے۔ مثال فرشتے کون ہوتے ہیں؟ کس چیز سے بنے ہیں؟ کس شکل کے ہوتے ہیں؟ کیا یہ انسانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر سکتے ہیں؟ فرشتے انسانوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیوں نہیں کر سکتے؟ کیا کیا کام کرتے ہیں؟

☆ سبق کی پڑھائی کروائی جائے (صرف حضرت جبرائیل علیہ السلام تک) اور پھر فرشتوں کے بارے میں بنیادی معلومات مہیا کی جائیں، فرشتوں کے کام وغیرہ کے بارے میں بتایا جائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ذمہ داریاں اور اہمیت کے بارے میں بتایا جائے۔ کن کن مواقع پر آپ انبیا کے پاس آتے تھے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کے ساتھ کب کب رہے۔ جماعت کا کام فرشتوں کے بارے میں پانچ جملے لکھیں۔

تفویض کار: سوال نمبر ۳ کاپی میں کریں۔

فرشتے اور ان کے کام

دوسرا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: فرشتوں کے نام اور ان کے کاموں کے بارے میں معلومات دینا۔

طریقہ تدریس: سبق کی پڑھائی مکمل کروائی جائے اور تمام مذکورہ فرشتوں کے نام اور کام طلبا سے بار بار دہروائے جائیں۔ سوال نمبر ۴ کے مطابق کراماً کاتبین کے بارے میں طلبا سے تبادلہ خیال کیا جائے۔

وضاحت: قیامت کے روز ہم سب جب اللہ کے سامنے حاضر ہوں گے تو ہمارے کراماً کاتبین (معزز لکھنے والے) کا مرتب کردہ روزنامچہ (daily dairy) جو کہ ہمارے تمام اعمال پر مشتمل ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اور پھر اسی record کی بنیاد پر ہمارا اعمال نامہ تیار ہوگا۔ اگر اعمال نامہ میں نیک اعمال زیادہ ہوں گے تو وہ ہمارے وہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا جس کا مطلب ہے کہ جنت میں جانے کی اجازت اور اگر وہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو یہ دوزخ میں جانے کا اشارہ ہوگا۔

جماعت کا کام: سوال نمبر ۱ کتاب میں کروایا جائے گا۔

تفویض کار: مشہور فرشتوں کے نام اور ان کے کام کاپی میں لکھیں۔

(آن لائن ورک شیٹ) https://www.liveworksheets.com/w/en/islamuc-studies/1474756

(ویڈیو) https://www.youtube.com/watch?v=XMK-3A1wPWo

اچھی عادتیں۔ پُرسکون گھر

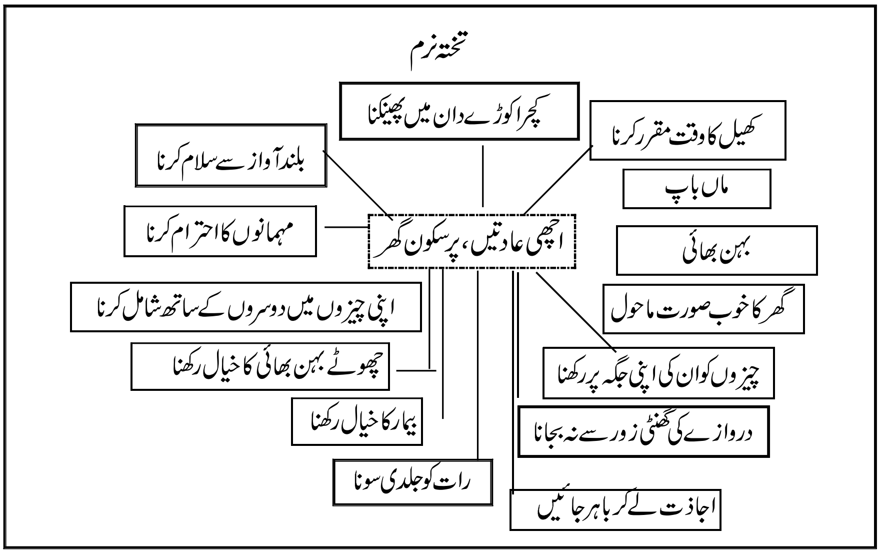

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ کے اندر اچھی عادتیں اپنانے کا رجحان پیدا کرنا، اچھی عادتوں کے فائدے سے آگاہ کرنا۔

طریقہ تدریس: استاد تقریباً ۲ صفحات کی پڑھائی کروائے۔ استاد سبق کی پڑھائی کروانے سے پہلے طلبہ سے سوالات پوچھے کہ

عادت کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ اچھی عادتیں کیا ہوتی ہیں؟

استاد تختہ سیاہ پر عنوان اچھی عادتیں لکھ دے اور پھر طلبہ سے اپنی کسی ایک اچھی عادت کا ذکر کرتے ہوئے اسے تختہ سیاہ پر لکھ دے پھر طلبا سے فرداً فرداً ان کی ایک ایک اچھی عادت پوچھ کر لکھی جائے۔ اس طرح اچھی عادتوں' کے بارے میں کافی مواد جمع ہو جائے گا۔

سبق کی پڑھائی کروائی جائے (تقریباً آدھا سبق) پھر طلبا سے چند غور طلب نکات پر گفتگو کی جائے۔

نکات ہم اپنی اچھی عادتوں کی بدولت اپنے گھر کے ماحول کو پرسکون رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً ماں باپ کا کہنا ماننا اور ان کا خیال رکھنا۔ گھر کے بزرگوں اور بہن بھائیوں کا خیال رکھنا۔ اپنی تمام چیزیں جگہ پر رکھنا۔ صفائی ستھرائی اکا خیال رکھنا۔ گھر میں داخل ہو کر سب سے پہلے سلام کرنا۔ دروازے پر کوئی آئے تو بغیر تصدیق کئے دروازہ نہ کھولنا مہمانوں کے سامنے شرمانے کے بجائے ان کو سلام کرنا اور ان کے سامنے شرارتیں نہ کرنا۔ ان کا خیال کرنا۔ اپنی چیزوں میں دوسروں کو حصہ دار بنانا۔ ہر کام وقت مقررہ پر کرنا۔ نوٹ: طلباء سے گفتگو کی جائے کہ ان تمام باتوں کو کرنے کے فائدہ مند اثرات اور نہ کرنے کے نقصانات کیا ہیں؟ طلباء سے ان کی روزمرہ کی زندگی کے چھوٹے چھوٹے واقعات پر گفتگو کی جائے۔ مثلاً H.W پورا کیوں نہیں ہوتا؟ چیزیں کیوں کھو جاتی ہیں؟ بہن بھائیوں میں جھگڑوں کی وجوہات۔ ماں باپ ہماری کن باتوں پر خفا ہوتے ہیں؟ اچانک گھر میں کوئی مہمان آجائے اور گھر خراب حالت میں ہو یا صفائی ستھرائی نہ ہوئی ہو تو کیسا محسوس ہوتا ہے؟ دروازہ بغیر پوچھے کھولنے سے کیا کیا نقصانات ہو سکتے ہیں؟ آپ مہمانوں کے گھر آنے پر ان سے شرماتے رہتے ہیں یا پھر امی کو پریشان کرتے ہیں یا شرارتیں کرتے ہیں؟ کیا آپ کے گھر کبھی شرارتی بچے آئے ہیں؟ آپ کو ان کی موجودگی کیوں اچھی نہیں لگی؟

کیا آپ کے چھوٹے بہن بھائی آپ کے اسکول سے واپس گھر آنے کا شدت سے انتظار کرتے ہیں؟ کیا وہ آپ کے بغیر اداس ہو جاتے ہیں؟ کیوں؟ جب آپ کے بہن بھائی اور دوست اپنی چیزوں میں آپ کو حصہ دار بناتے ہیں تو آپ کو کیسا محسوس ہوتا ہے؟

جماعت کا کام: اپنی چند اچھی عادتوں کے بارے میں لکھیں۔

تفویض کار: اپنے دوست کی چند اچھی عادتوں کے بارے میں لکھیں۔

https://www.youtube.com/watch?v=E6cCtLxFU4M(ویڈیو،نظم)

اچھی عادتیں۔پُرسکون گھر

دوسرا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ سبق اچھی عادتیں پڑھنے کے بعد ایک سبق آموز نصیحت کہانی کی صورت میں لکھ سکیں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق کی پڑھائی مکمل کروائے اور پھر طلبہ سے انکے ماں باپ، بہن بھائی، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات کی نوعیت پر گفتگو کرے۔

جماعت کا کام: اچھی عادتوں کے بارے میں غور سے پڑھ کر ایک اچھے بچے کی کہانی لکھیں۔

نوٹ: کہانی لکھوانے سے پہلے استاد طلباء کو موضوع سے مطابقت رکھتی ہوئی کوئی کہانی سنائے تاکہ طلبہ کہانی لکھنے پر آمادہ ہو سکیں۔(اپنے گھر والوں سے اپنے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور لکھیں کہ انہیں آپ کی کون کون سی عادتیں پسند ہیں۔)

تفویض کار اپنے گھر والوں سے اپنے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور لکھیں کہ انہیں آپ کی کون کون سی عادتیں پسند ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام

باب: بتوں کا انجام (پہلا حصہ)

پہلا دن: دورانیہ:۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بچپن کے واقعات اور ان کے باپ کی بت پرستی سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق کی پڑھائی کروانے سے پہلے طلبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مختصر تعارف پوچھے کہ یہ کون تھے اور کیا کرتے تھے؟ وغیرہ

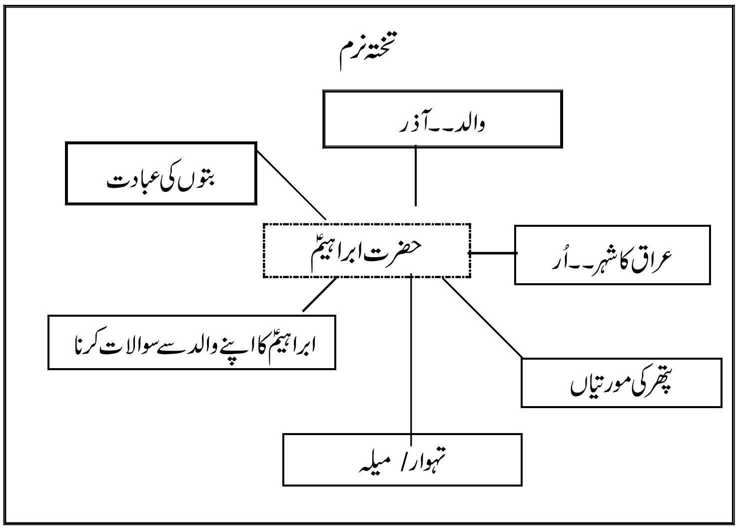

☆سبق کے دو صفحات کی پڑھائی کروائی جائے اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آذر کی بت گری اور بت پرستی کے بارے میں گفتگو کی جائے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوں ان بتوں کو خدا کا درجہ دینے پر تیار نہ تھے۔اس نکتہ پر خصوصاً تبادلہ خیال کیا جائے۔

جماعت کا کام: استاد طلبہ کو مختصر سوالات کاپی میں کروائے۔مثلاً

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہاں پیدا ہوئے؟ ☆ آپ علیہ السلام کے والد کیا کام کرتے تھے؟

تفویض کار: سبق حضرت ابراہیم علیہ السلام پڑھیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آذر کے بارے میں تین جملے لکھیں۔

دوسرا دن: دورانیہ:۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوراندیشی اور حاضر جوابی کے بارے میں واقعات سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق کی پڑھائی مکمل کروائے اور پھر طلبہ سے تبادلہ خیال کرے کہ بت اپنے آپ کو تباہ ہونے سے کیوں نہیں بچا سکے اور دوسرا بت توڑنے والے کا اتہ پتہ کیوں نہ بتا سکے؟

جماعت کا کام: باب اوّل کا سوال نمبر۱ طلبہ کتاب میں کریں گے۔

تفویض کار : باب اول بتوں کا انجام کا سوال نمبر ا کا پی میں کریں۔

باب : حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نمرود (دوسرا حصہ)

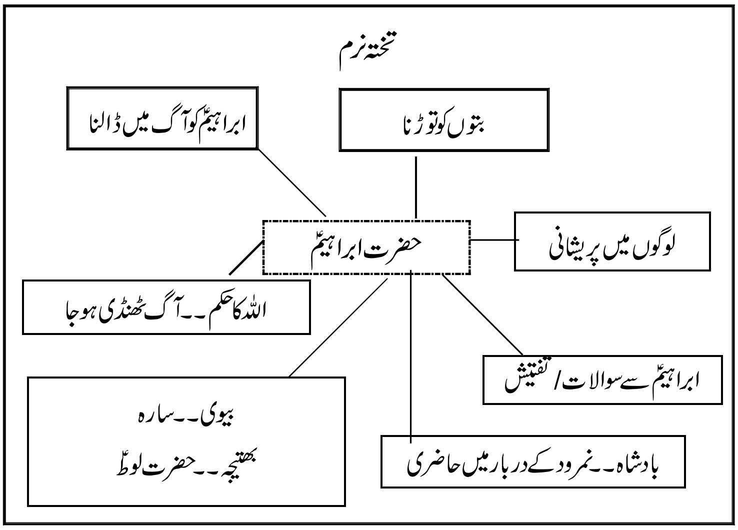

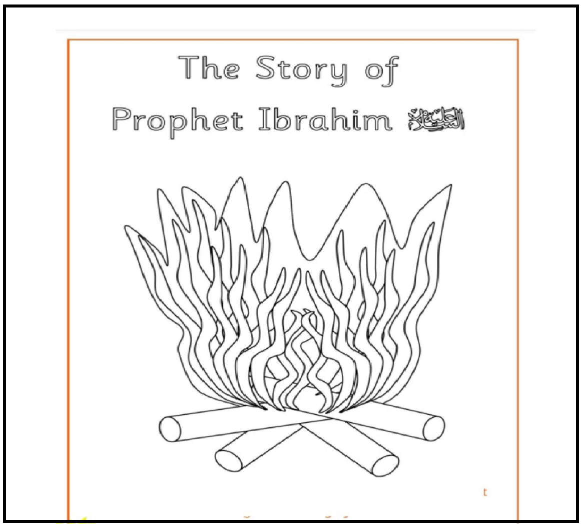

تیسرا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ نمرود کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دشمنی کی وجوہات اور معجزے کے تصور کے بارے میں جان سکیں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے باب کی پڑھائی کروائے اور پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالے جانے والے واقعہ پر گفتگو کرے کہ چیر کیا کبھی آپ کے جسم کا کوئی حصہ جلا ہے؟ آپ نے اس وقت کیا محسوس کیا تھا؟ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام اس وقت خوفزدہ تھے؟ انہیں کس کی مدد کا یقین تھا؟ کیا یہ بات ممکن ہے کہ آپ کے جسم کا کوئی حصہ جل جائے مگر آپ کو ذرا بھی تکلیف محسوس نہ ہو؟

☆ استاد ان سوالات کے ذریعہ اللہ پر کامل یقین اور معجزے کے تصور کو واضح کرے یعنی وہ کام جو کسی انسان کے لئے کرنا ممکن نہ ہو صرف اللہ کر سکے۔ نیز مختلف انبیا کرام کے معجزات کے بارے میں بتائے۔

جماعت کا کام: دوسرے باب کے سوال نمبر ۲ کے جوابات طلبہ کی معلومات جانچنے کے لئے زبانی پوچھے جائیں گے پھر طلبہ کا پی میں کریں گے۔

تفویض کار: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں آگ کو کیا حکم دیا؟ ترجمہ کے ساتھ کا پی میں لکھیں۔

باب ۳: ہجرت (تیسرا حصہ)

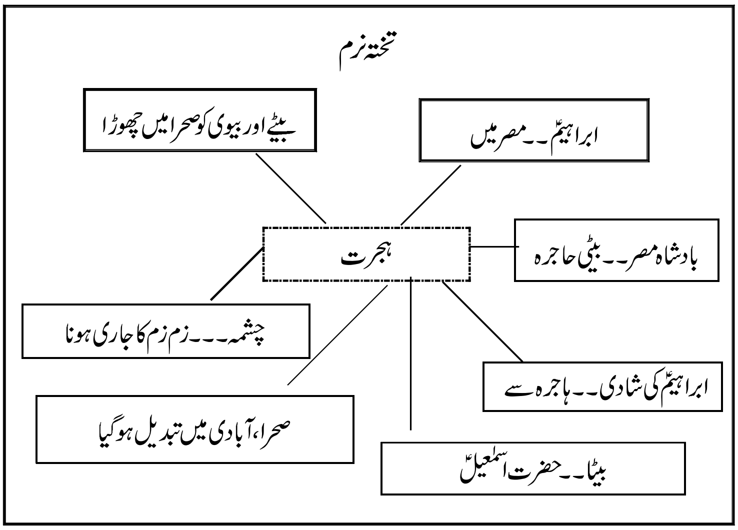

چوتھا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہجرت، آزمائش اور مکہ آباد ہونے کی وجوہات سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق کی پڑھائی کروائے اور پھر چند نکات پر طلبہ سے تبادلہ خیال کرے گی اور کیا آپ کے والد آپ کو کسی ویران جگہ پر صرف والدہ کے ساتھ تنہا چھوڑ سکتے ہیں؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا کیوں کیا؟

حضرت ہاجرہ جن پہاڑیوں کے درمیان پانی کی تلاش میں دوڑیں ان کا کیا نام ہے؟

☆ استاد طلبہ کو آب زم زم کے بارے میں اضافی معلومات اور اسے پینے کے آداب سے آگاہ کرے۔ ہجرت کے معانی بتائے جائیں۔

☆ استاد تبادلہ خیال کروائے کہ زم زم کی وجہ سے مکہ کیسے آباد ہوا؟

<u>آب زم زم:</u> زم زم کا مطلب ہے ٹھہر جاؤ یا رک جاؤ۔ آب زم زم ایک ایسے چشمے کا پانی ہے جو آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت ابراہیم کے دور میں جاری ہوا اور تا قیامت جاری رہے گا۔ لاکھوں حاجی ہر سال دوران حج اسے پیتے ہیں اور اپنے ساتھ تبرک کے طور پر لے کر بھی جاتے ہیں۔ عام طور پر کنویں اور چشمے کچھ سالوں کے بعد پانی کی سطح نیچی ہو جانے کے سبب خود بخود سوکھ جاتے ہیں لیکن یہ چشمہ روز اول کی طرح جاری و ساری ہے۔ یہ چشمہ ایسے صحرائی علاقے میں جاری ہوا ہے جہاں اگر کنواں کھودا جائے تو بہت گہری کھدائی کے بعد پانی ملے گا لیکن یہ اللہ کا ایسا مزہ ہے کہ یہ صرف آٹھ دس فٹ گہرا کنواں ہے پھر بھی پانی کی ایک موٹی دھار چوبیں گھنٹے جاری رہتی ہے۔ اس میں بیماروں کے لئے شفا ہے۔ جب اس پانی کا تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں فلورائیڈ میشیم وغیرہ موجود ہے جو انسانی صحت کے لئے بہت فائدہ مند ہیں اور نمکیات سے بھرپور پانی پی کر حاجی دوران حج تازہ دم رہتے ہیں۔

<u>آب زم زم پینے کے آداب:</u> آب زم زم قبلہ رو ہو کر کھڑے ہو کر تین سانس میں پینا چاہیے اور ساتھ ہی بیاری سے شفا کی دعا بھی کرنی چاہیے۔ آب زم زم کو ضائع نہیں کرنا چاہیے اور اگر لوگوں کی تعداد زیادہ ہو اور پانی کی مقدار کم ہو تو سادہ پانی ملا کر آب زم زم کی مقدار کو بڑھایا بھی جا سکتا ہے۔

دعا: **اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْماً نَا فِعاً وَرِزْقاً وَّاسِعاً وَّ شِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ۔**

<u>مکہ کیسے آباد ہوا؟</u> حضرت بی بی ہاجرہ چشمہ جاری ہونے کے باعث وہیں اپنے بیٹے حضرت اسماعیل کے ساتھ رہنے لگیں۔ پانی کی وجہ سے وہاں صحرا نخلستان میں تبدیل ہونے لگا صحرا سے گزرنے والے ایک قافلہ بنو جریم نے جب پانی دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور پھر بی بی ہاجرہ کی اجازت سے وہاں ٹھہر گئے۔ ایک کے بعد دوسرا قافلہ اور پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ پانی کی موجودگی سے وہاں سبزہ نمو پا گیا۔ سبزہ کی وجہ سے صحت مند جانوروں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا اور اس طرح بڑھتے بڑھتے یہ آبادی ایک شہر میں تبدیل ہو گئی جس کا نام مکہ رکھ دیا گیا۔

جماعت کا کام: تیسرے باب کا سوال نمبر 1 اور ۳ کاپی میں کروایا جائے۔ تیسرے باب ہجرت کا سوال نمبر ۳ کاپی میں کروایا جائے۔

https://www.liveworksheets.com/w/en/islamic-education/1469250 (آن لائن ورک شیٹ)

باب ۴: بڑی آزمائش (حصہ چہارم)

پانچواں دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش میں کامیابی اور خانہ کعبہ کی تعمیر کے بارے میں معلومات سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق کی پڑھائی کروانے کے بعد قربانی کے واقعہ اور پھر اس سنت کے عید الاضحیٰ کی شکل میں جاری ہونے کے بارے میں تبادلہ خیال کروایا جائے طلبہ سے تبادلہ خیال کروایا جائے کہ کسی مشکل اور پریشانی کے وقت کیا کرنا چاہیے؟

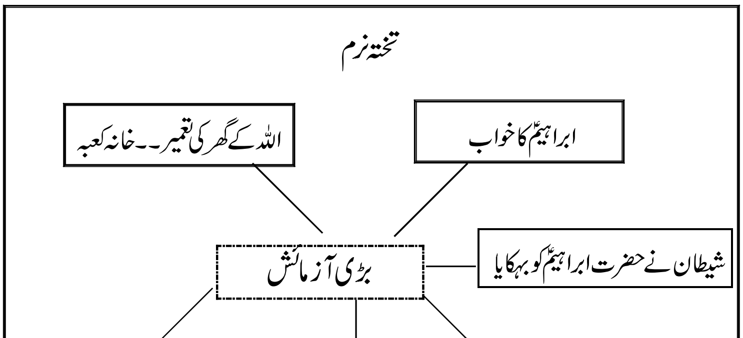

☆ خانہ کعبہ کی تعمیر اور طواف وغیرہ کے بارے میں گفتگو کی جائے۔

جماعت کا کام: معلوماتی سوال نمبر ۲ اور معلوماتی سوال نمبر ۲ اور ۳ کاپی میں کروایا جائے۔ تفویض کار: معلوماتی سوال نمبر 1 کاپی میں کریں۔

بڑی آزمائش

چھٹا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پورے سبق میں دی گئی معلومات کی Feedback دیں گے۔

طریقہ تدریس: طلبہ سے مختلف نکات پر تبادلہ خیال کیا جائے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کون کون سی آزمائشوں میں کامیاب ہوئے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام کس آزمائش میں کامیاب ہوئے؟

جماعت کا کام: حضرت ابراہیم علیہ السلام کن کن آزمائشوں میں کامیاب ہوئے؟ ان کے بارے میں لکھیں۔(بچے تبادلہ خیال سے اخذ کئے ہوئے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیں۔)

تفویض کار: خانہ کعبہ کی تصویر کاپی میں چپکائیں اور اس کے بارے میں پانچ جملے لکھیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام (پہلا حصہ)

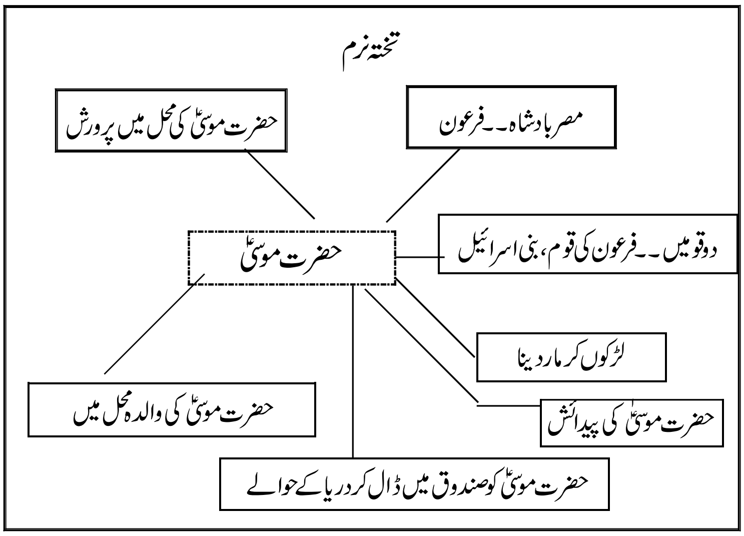

پہلا دن: دورانیہ: ۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کے وقت مصر کے حالات سے آگاہ ہو سکیں گے۔

طریقہ تدریس: استاد پہلے مختصراً طلبہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف حاصل کرے پھر سبق کی پڑھائی کروائے۔

مصر میں موجود دونوں قوموں کے حالات اور مصر کے بادشاہ فرعون کا بنی اسرائیلیوں سے امتیازی سلوک طلبہ پر واضح کیا جائے۔ فرعون کی ملکہ بی بی آسیہ کے بارے میں مختصر تعارف پیش کیا جائے۔ دریائے نیل کے بارے میں بتایا جائے۔

☆ دریائے نیل (River Nile): دریائے نیل دنیا کا سب سے لمبا دریا ہے جو تین ملکوں مصر، سوڈان اور ایتھوپیا سے گزرتا ہے اس کے کنارے کا علاقہ نہایت سرسبز و شاداب ہے۔ مصری لوگ اسے بہت بابرکت تصور کرتے تھے۔ مشہور بادشاہ فرعون (عمیس ثانی) کا محل بھی اس کے کنارے تھا۔ حضرت موسیٰ کی والدہ نے انہیں صندوق میں رکھ کر اسی دریا میں بہایا تھا۔

☆ **حضرت بی بی آسیہ:-**

حضرت بی بی آسیہ حضرت بی بی آسیہ فرعون کی ملکہ تھیں۔ آپ نہایت نیک خاتون تھیں۔ آپ کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے ایک روز دریائے نیل کے کنا ہوئے نہیں صندوق میں ایک بچہ یعنی حضرت موسی ملے تو آپ نے فوراً نہیں اپنا بیٹا بنا کر پانے کا ارادہ کر لیا۔ فرعون اکثر حضرت موسی" کے بارے میں شکوک کا شکار رہتا تھا کہ کہیں یہ وہی لڑکا تو نہیں ہے جس کے ڈر سے میں نے بنی اسرائیل کی قوم کے کئی لڑکے قتل کر دیے لیکن حضرت آسیہ ہر موقع پر فرعون کو اس بات کا یقین دلانے میں کامیاب ہو جاتیں کہ یہ حض فرعون کا وہم ہے۔ حضرت موسی کے نبی بننے کے بعد وہ ایمان لے آئیں لیکن فرعون کے ڈر سے اس بات کو خفیہ رکھا۔

مصر کے حالات: حضرت یعقوب کا لقب اسرائیل تھا اور آپ کی قوم بنی اسرائیل کہلاتی تھی قوم بنی اسرائیل کی کافی تعداد مصر میں آباد تھی دوسری قوم مصر کے مقامی افراد تھے جن کو قبطی کہا جاتا تھا۔ مصر میں بادشاہ فرعون بھی قبطی قوم سے تھا وہ اپنی قوم کو تو نہایت عیش و آرام میں رکھتا لیکن قوم بنی اسرائیل کے ساتھ نہایت امتیازی سلوک برتا بلکہ ان کے ساتھ غلاموں جیسا رویہ رکھتا۔ فرعون ساتھ ہی بنی اسرائیل سے خوفزدہ بھی رہتا کہ کہیں اس قوم میں کوئی باغی ہو کر اس کی حکومت ختم نہ کر دے۔ اسی وہم کا شکار ہو کر اس نے بنی اسرائیل کے تمام لڑکوں کے قتل کا حکم دے رکھا تھا۔ فرعون کے سپاہی گھر گھر تلاشی لیتے اور جہاں کوئی بنی اسرائیلی لڑکا دیکھتے فوراً قتل کر دیتے۔ اسی زمانے میں ایک بنی اسرائیلی شرح کے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس لڑکے کا نام موسیٰ رکھا گیا۔ لیکن ان کی والدہ نے اللہ پر بھروسہ کر کے حضرت موسی" کو چھوٹی سی صندوقچی میں رکھ کر دریائے نیل میں بہا دیا کہ شاید اسطرح اُن کی جان فرعون کے سپاہیوں سے بچ جائے۔

جماعت کا کام: سوال نمبر ا کتاب میں کروایا جائے۔ سوال نمبر 1 کتاب میں سے کاپی میں کریں۔

جماعت کا کام: تیسرے باب کا سوال نمبر 1 اور ۳ کاپی میں کروایا جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام مدین میں (دوسرا حصہ)

دوسرا دن : دورانیہ:۳۰ منٹ

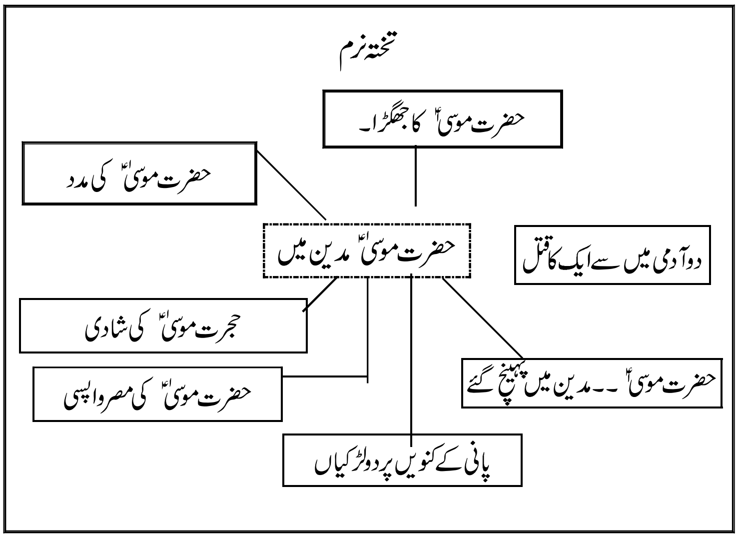

مقاصد: طلبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مصر چھوڑ کر دس سال تک مدین میں رہنے کی وجوہات سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس: سبق کی پڑھائی کروائی جائے۔ مصری (قبطی) قوم کے ایک فرد کے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کے ساتھ جھگڑا کرنے کا واقعہ اور پھر اس مصری شخص کی حضرت موسی علیہ السلام کا گھونسا لگنے سے ہونے والی اتفاقی موت کا خصوصاً ذکر کیا جائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آزمائش تھی۔

جماعت کا کام: دوسرے باب سوال نمبر۲ کا جز نمبر 1، iiاور iii کاپی میں کروایا جائے۔

تفویض کار: دوسرے باب کا سوال نمبر۲ جز نمبر ا اور ۲ کاپی میں کریں۔

نبوت (تیسرا حصہ)

تیسرا دن: دورانیہ:۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لقب کلیم اللہ کی وجوہات اور آپ کو ملنے والے معجزات سے آگاہ ہوں گے۔

طریقہ تدریس: استاد سبق نبوت کے تقریباً دو صفحات کی پڑھائی کروائے۔ پھر درج ذیل نکات کے بارے میں طلبہ کو معلومات دے۔

اللہ تعالیٰ نے کس پہاڑ پر حضرت موسی علیہ السلام سے گفتگو فرمائی؟ (کوہ طور)

☆ کلیم اللہ کا کیا مطلب ہے؟ (اللہ سے کلام کرنے والا۔ گفتگو کرنے والا) ☆حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے حیران کرنے والے معجزات کیوں عطا ہوئے؟ (کیونکہ اس دور میں جادو ہی کا ہر جگہ زور تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے پیغمبروں کو ایسے معجزات عطا کیے ہیں جو اس دور کی سب سے طاقتور چیز سے بھی زیادہ پر اثر ہوں اور لوگ اسے دیکھ کر دنگ رہ جائیں)۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے دین کی روشنی پھیلانے میں کسے مددگار بنایا؟ (حضرت ہارون علیہ السلام کو جو ان کے بھائی تھے انہیں بھی پیغمبری عطا کی اور مددگار بنایا۔)

جماعت کا کام: سوال نمبر 1 کا جز نمبر 1 اور ii کاپی میں کریں۔ گھر کا کام: سوال نمبر۲ کا جز نمبر iii اور ۲ کاپی میں کریں۔

چوتھا دن: دورانیہ:۳۰ منٹ

مقاصد: طلبہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی وجوہات اور فرعون کے انجام کے بارے میں آگاہ ہوں گے۔ طریقہ تدریس استاد سبق کی پڑھائی مکمل کروائے اور عذاب الٰہی کی وجوہات کے بارے میں طلبا سے تبادلہ خیال کرے مثلاً عذاب کیا ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے عذاب دینے کا کیا مطلب ہے؟ فرعون کی قوم پر کیا کیا عذاب آئے؟ کیا آج بھی عذاب آتے ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

استاد طلبہ کو نقشے کی مدد سے بحیرہ قلزم (Red Sea) کے ذریعے فلسطین جانے کا راستہ دکھائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کس راستے سے فلسطین جا رہے تھے۔ فرعون اور اس کی قوم بحیرہ قلزم میں کہاں غرق ہوئے۔ طلبہ کو فرعون کے بارے میں مزید معلومات دی جائیں کہ کس طرح چند سال پہلے اس کی لاش صحیح سالم بحیرہ قلزم سے برآمد ہوئی (جو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا) اور لوگوں کی عبرت کے لئے عجائب گھر میں محفوظ کر کے رکھی گئی ہے۔

جماعت کا کام: طلبہ سوال نمبر۴ کاپی میں کریں گے۔ سوال نمبر ا اور سوال نمبر ۳ کاپی میں کریں۔

تفویض کار: سوال نمبر ا اور سوال نمبر ۳ کاپی میں کریں۔